بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یاحبیب اللہ

ماہنامہ

آوازِ اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی

پیشوائے اہل سنت استاذ العلماء

پیر محمد افضل قادری

درس قرآن

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور مسائل زکوٰۃ

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری

درس حدیث

رمضان المبارک کے بارے میں خطبہ نبوی اور اہم مسائل

پیر محمد افضل قادری

اداریہ!

پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری کا کھلا خط

سچی حکایات

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

Mirror of Rules !!!

Written by: Allama Muhammad Dilshad Husain Qadri, Leeds UK

دارالافتاء اہلسنت

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات دیں گے صاحبزادہ پیر محمد حسن افضل قادری

جھوٹ ایک بدترین خصلت

محترمہ ریحانہ کوثر قادری، پرنسپل شریعت کالج طالبات

اکتوبر 2004

دانش حجاز

سبق آموز اقوال و واقعات سے مزین برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی شاندار تحریر

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونے والا پہلا سنی میگزین At www.ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

’’آوازِ اہلِ سنت‘‘ کی فری تقسیم

﴿ مخیّرین وعلم دوست حضرات متوجہ ہوں ﴾

اندرون و بیرون ملک طلبہ، علماء، قیدیوں، لائبریریوں اور دیگر ضروری مقامات (جہاں دینی لٹریچر کی فری ترسیل ضروری ہے) ’’آوازِ اہلِ سنت‘‘ کی فری تقسیم کیلئے زیادہ سے زیادہ مالی معاونت کی ضرورت ہے۔

---------- بینک کا پتہ: ----------

اکاؤنٹ نمبر 2-8090 حبیب بینک سرگودہا روڈ گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info

پر قرآن پاک (عربی/آڈیو)، دنیاء اسلام کا صحیح ترین ترجمہ قرآن ’’کنز الایمان‘‘ (اردو/انگلش/آڈیو)، احادیث مبارکہ (عربی/اردو)، بہار شریعت اردو (20 حصے)، درس قرآن و درس حدیث، مختلف موضوعات پر مضامین، پورے پاکستان کی ٹیلی فون ڈائریکٹری، تازہ ترین خبریں، sms اور بہت کچھ۔

نیز اعتقادی وفکری اور فقہی واخلاقی مسائل وشرعی احکام کیلئے ویب پر یا درج ذیل اڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں:

صاحبزادہ پیر محمد عثمان افضل قادری

نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون 402-521401 اور ملاقات کا وقت: 12 بجے تا نماز ظہر

سوال وجواب کیلئے ای میل: info@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مزار شریف کی تعمیرات

حضرات مشائخ خانقاہ قادریہ عالمیہ کے مزارات کی پرشکوہ عمارات کی تعمیر کا سنگ بنیاد حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نے اپنے دست مبارک سے یکم رجب المرجب 1425ھ کو رکھ دیا ہے۔

مزار شریف کے ساتھ شعبہ حفظ وناظرہ کا اہتمام، اور سکالرز وعوام کیلئے علیحدہ علیحدہ لائبریری بھی بنائی جارہی ہے۔

تلامذہ، مریدین، اور عقیدت مند حصہ لے سکتے ہیں!!!

منتظم تعمیرات: خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد شریف گجرات

اکاؤنٹ: 11444 حبیب بینک سرگودہا روڈ گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آوازِ اہلِ سنت کا خریدار بنیں!

علماء ومشائخ، اور جملہ احباب اہل سنت سے التماس ہے کہ خود بھی اور اپنے زیادہ سے زیادہ احباب کو آوازِ اہلِ سنت کا خریدار بنائیں۔

’’آوازِ اہلِ سنت‘‘ کا چندہ جمع کراتے وقت رسید ضرور حاصل کریں

رسالہ کی خریداری یا کسی شکایت یا تجویز کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں:

دفتر آوازِ اہلِ سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان۔ فون: 02-521401 فیکس: 511855

monthly@ahlesunnat.info

marfat.com

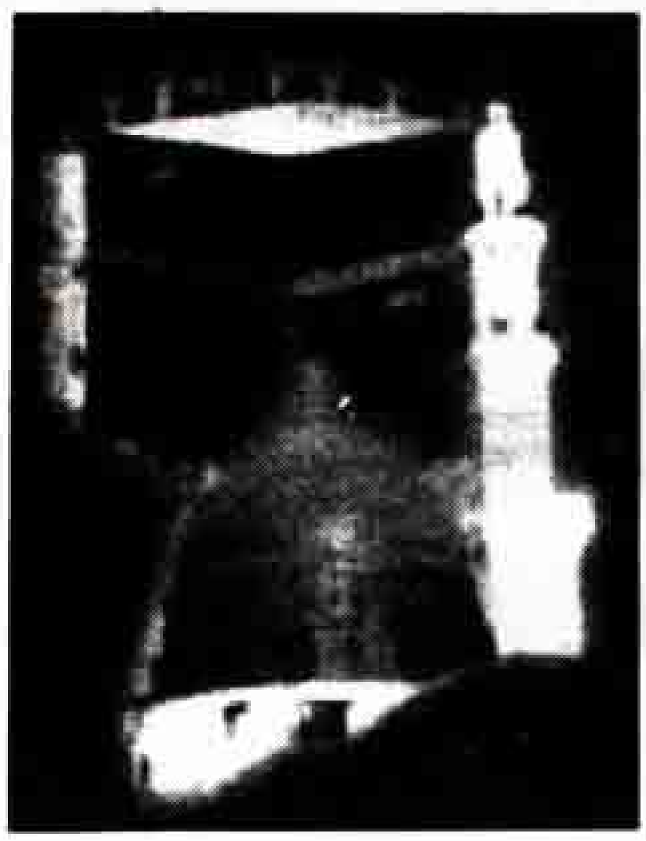

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
علمی و تحقیقی میگزین

ماہنامہ
آوازِ اہلِ سنت
گجرات پاکستان

اکتوبر 2004ء
15 شعبان المعظم تا 15 رمضان 1425ھ

زیرِ سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

ادارتی بورڈ: سید فضل رضا، صاحبزدہ محمد علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، محمد ندیم اقبال، مشتاق احمد، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، محمد مطلوب عالم

قیمت 10 روپے، مستحقین کیلئے فری

سلانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

قانونی مشیر: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق آفس سیکرٹری: شبیر حسین

برائے رابطہ: دفتر آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون: 402-521401-(0433) فیکس: 511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب!!!

ٹائٹل	ماہ اکتوبر 2004ء	1
ان سائڈ ٹائٹل	اشتہارات	2
ادارتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' گجرات	3
حمد و نعت	حکیم الامت، وحسان العصر رحمۃ اللہ علیہ	4
اداریہ: کھلا خط بنام صدر مملکت	پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری	6
درس قرآن: زکوۃ نہ دینے کی وعید اور مسائل زکوۃ	مولانا محمد جلال الدین قادری	13
درس حدیث: رمضان المبارک اور ضروری مسائل	استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری	17
دار الافتاء: پانچ مختلف موضوعات	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	23
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب	27
جھوٹ ایک بدترین خصلت	ریحانہ کوثر قادری	30
دانش حجاز	محمد دین سیالوی، برطانیہ	34
Mirror of Rules	Allama Dilshad Husain,U.K	41
خبرنامہ	نیوز ایڈیٹر	42
ان سائڈ بیک	تعارف جامعہ قادریہ عالیہ	43
بیک سائڈ	اشتہار ''یوم سیدہ آمنہ'' رضی اللہ تعالیٰ عنہا	44

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

اے خالق ومالک رب علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ
تو رب ہے میرا، میں بندہ تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہم منگتے ہیں تو معطی ہے، ہم بندے ہیں تو مولیٰ ہے
محتاج تیرا ہر شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہم جرم کریں تو عفو کرے، ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ

تو والی ہے ہر بے کس کا تو حامی ہے ہر بے بس کا
ہر اک کے لئے در تیرا کھلا سبحان اللہ سبحان اللہ

رازق ہے مور و مگس کا تو، غفار ہے نیک وبد کا تو
ہے سب پر تیری جُود وعطا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہم عیبی ہیں ستار ہے تو، ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ سالک مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمت عالم کا سبحان اللہ سبحان اللہ

☆ حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نعت

بنے ہیں دونوں جہاں شاہ دوسرا کے لیے
سجی ہے محفلِ کونین، مصطفیٰ کے لیے

زباں کو اس لئے شیرینی بیان ملی
کہ زباں ہے مدحت محبوب کبریا کے لیے

انہی کو لذت عشق نبی ملی، جنہیں
ازل میں چن لیا قدرت نے اس عطا کے لیے

مرے کریم ! میرے چارہ ساز وبندہ نواز!
تڑپ رہا ہوں ترے شہر کی ہوا کے لیے

فرازِ طور پہ وہ بے نقاب کیوں ہوتے
کہ آشنا کی تجلی تھی آشنا کے لئے

حضور، نور ہیں، محمود ہیں، محمد ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثنا کے لیے

عجیب نغمۂ بے نام سا ہوا محسوس
زباں جب بھی کھلی ہے تری ثنا کے لیے

☆ حسان العصر، حافظ، مظہر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

ادارِیہ!

پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری کا کھلا خط

جناب صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب و دیگر ارکان حکومت پاکستان

عنوان: ریڈیو وٹی وی پر نشر کردہ ترجمہ قرآن (فتح محمد جالندھری) اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کی گستاخیوں اور اغلاطِ فاحشہ پر مشتمل ہے

سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ

ریڈیو وٹی وی پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے منظور شدہ ترجمہ قرآن (مولانا فتح محمد جالندھری) میں بارگاہ الوہیت وبارگاہ نبوت میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے علم ابدی کی نفی کی گئی ہے، انبیاء کرام کی طرف گناہوں کو منسوب کرکے اسلام کے ''عقیدہ عصمتِ انبیاء'' کے خلاف کھلی جارحیت کی گئی ہے، اسلام کے اجماعی عقیدہ شفاعت کا انکار کیا گیا ہے، احکام شرعیہ کی غلط تشریح کی گئی ہے، اور اس کے علاوہ یہ ترجمہ دیگر بے شمار اغلاط پر مشتمل ہے۔

نواز شریف حکومت کے دوراخیر میں اس خطرناک ترجمہ قرآن کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا تھا، جس کے نتیجے میں حکومت نے کچھ وقت دنیائے اسلام کا صحیح ترین ترجمہ ''کنزالایمان (امام احمد رضاخاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز)'' نشر کیا۔ لیکن آپ کے دور حکومت میں جہاں سواداعظم اہل سنت وجماعت (بریلوی) کے دیگر حقوق کو بڑی بے دردی کے ساتھ پامال کیا گیا ہے، وہاں ترجمہ ''کنزالایمان'' بھی ریڈیو وٹی وی پر بند کردیا گیا ہے اور پھر اسی اسلام شکن ترجمہ قرآن (مولوی فتح محمد جالندھری) کو جاری کردیا گیا ہے۔

ذیل میں ہم ترجمہ قرآن مولوی فتح محمد جالندھری کی اغلاط فاحشہ کے چند نمونے پیش کرتے ہیں، اور آپ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اس انتہائی خطرناک ترجمہ کو ریڈیو وٹی وی اور درسیات کی کتب میں بند کرنے اور کسی صحیح ترجمہ قرآن کے اجراء کے احکام جاری کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کی بے ادبی اور عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی نفی

☆ "اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 1، سورہ بقرہ، آیت: 15.

ترجمہ فتح محمد جالندھری:

''ان منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے۔''

ہنسی کا معنیٰ ہے: ''ٹھٹھہ لگانا''، ''مذاق کرنا''، ''کھیلنا'' اور ''تمسخر'' وغیرہ۔

حوالہ: "فیروز اللغات" صفحہ نمبر 1-1452

لہٰذا اللہ تعالیٰ کیلئے ہنسی کا لفظ استعمال کرنا ایک طرف تو بارگاہ الوہیت میں گستاخی وبے ادبی کا ارتکاب

marfat.com

ہے اور دوسری طرف عقیدۂ تنزیہ باری تعالیٰ کی نفی ہے۔

عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عیوب ونقائص سے پاک قرار دیا جائے۔ جیسا کہ نماز کے شروع میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ."

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔"

اس عقیدہ کی رو سے اللہ تعالیٰ والد ہونے، شوہر ہونے، بیٹا ہونے، جسم ہونے وغیرہ، اور اسی طرح تمام صفاتی عیوب و نقائص مثلاً: جھوٹ، داؤ، خیانت، دغا، دھوکہ، مکروفریب، ہنسی ومذاق وغیرہ سے پاک ہے۔

اس مقام پر سعودی حکومت کا شائع کردہ اردو ترجمہ اور دیوبندی و اہل حدیث اور مودودی صاحب کے تراجم قرآن میں ہنسی کے علاوہ ٹھٹھہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (العیاذ باللہ من ذالک!)

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)۔" (کنز الایمان)

☆ "وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 3، سورہ آلعمران، آیت: 54.

ترجمہ جالندھری: "اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔"

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔" (کنز الایمان)

☆ "اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 5، سورہ نساء، آیت: 142.

ترجمہ جالندھری: "منافقین (ان چالوں میں اپنے نزدیک) خدا کو دھوکہ دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے) وہ انہی کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔"

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں، اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا۔"

☆ "ثم استویٰ علی العرش."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 11، سورہ یونس، آیت: 3.

ترجمہ جالندھری: "پھر تخت (شاہی) پر قائم ہوا۔"

تخت پر قائم ہونا توشانِ جسم ہے، اور اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات سے پاک ہے۔ نیز یہ آیت متشابہات میں سے ہے، ایسی آیات کے معانی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا اس کے بتانے سے رسول اکرم ﷺ۔

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"پھر عرش پر استویٰ فرمایا۔ (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)۔" (کنز الایمان)

☆ "نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 10، سورہ توبہ، آیت: 67.

ترجمہ جالندھری: "انہوں نے خدا کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں بھلا دیا۔"

حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک بھولنے جیسے عیوب ونقائص سے پاک ہے۔

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔" (کنز الایمان)

اِن اور اِن جیسے دیگر مقامات پر مودودی، علماء دیوبند، وعلماء غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) نے عقیدہ تنزیہ باری تعالیٰ کی نفی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی،

marfat.com

لیکن ان نازک مقامات پر امام اہلسنت حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی اور آپ کے فیض یافتگان مترجمین قرآن (علامہ احمد سعید کاظمی، پیر کرم شاہ بھیروی، اور دیگر علماء واکابرین اہل سنت) نے بارگاہ الوہیت کے آداب کا حق ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ کے علم ابدی کی نفی

☆ "وَمَاجَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 143.

ترجمہ جالندہری: ''اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے اس کو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے۔''

اس ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے ''معلوم کریں'' کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کرتا ہے، اور معلوم وہ کرتا ہے جسے پہلے معلوم نہ ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہو، جو ہو رہا ہے اور جو ابھی نہیں ہوا، سب کچھ ہمیشہ سے جانتا ہے۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ الْاَشْيَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ."

ترجمہ: ''جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء کو واقعہ سے پہلے نہیں جانتا تو وہ کافر ہے۔''

حوالہ: "شرح فقہ اکبر"

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔''

(کنز الایمان)

☆ "وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 4، سورہ آلعمران، آیت: 142.

ترجمہ جالندہری: ''حالاں کہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔''

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔''

(کنز الایمان)

☆ "لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 4، سورہ آلعمران، آیت: 166-167.

ترجمہ جالندہری: ''اور یہ مقصود تھا کہ خدا مومنوں کو اچھی طرح معلوم کرے اور منافقوں کو بھی معلوم کرے۔''

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''اور اس لئے کہ پہچان کرادے ایمان والوں کی اور اس لئے کہ پہچان کرادے ان کی جو منافق ہوئے۔''

(کنز الایمان)

ایسی آیات جہاں لفظ ''علم'' دیکھنے، ظاہر کرنے، اور امتحان لینے وغیرہ کے معنیٰ میں آیا ہے، مولانا جالندھری اور دیگر علماء دیوبند نے علم کا معنیٰ معلوم کرنا کرکے اللہ تعالیٰ کے علم ابدی کی نفی کی ہے۔اور علماء دیوبند کے ستون مولوی حسین علی واں بھچراں نے ''تفسیر بلغۃ الحیران'' کے صفحہ: 157، 158 پر لکھا ہے:

''اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔''

اس موقع پر دیوبندیوں کے مفسر مولوی حسین علی نے اللہ تعالیٰ کے علم ابدی کے بارے میں مسلک اہل سنت

marfat.com

وجماعت کو انتہائی کمزور قرار دے کر "فرقہ معتزلہ" کے ملحدانہ مسلک کی کھلی تائید کی ہے۔ (سبحان اللہ عما یصفون!)

شیعہ مذہب میں ایک خطرناک عقیدہ "بدا" کا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کسی چیز کا علم نہ ہو پھر بعد میں اس کا علم ہو جائے۔ العیاذ باللہ یہی "بدا" کا عقیدہ علماء دیوبند کے تراجم وتفاسیر میں بھی ہے۔

توہین انبیاء و عصمت انبیاء کی نفی

☆ "فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 7، سورہ انعام، آیت: 76۔

ترجمہ جالندہری: "جب رات نے اُن کو (پردہ تاریکی سے) ڈھانپ لیا، تو آسمان میں ایک ستارہ نظر پڑا، کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔"

مولانا جالندہری، مودودی صاحب، اور علماء دیوبند نے اس مقام پر "ھذا ربی" جو کہ استفہام انکاری ہے، کو جملہ خبریہ بنا کر اللہ تعالیٰ کے عظیم پیغمبر جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ارتکاب شرک کی نسبت کی ہے۔ حالانکہ امت کے تمام علماء حتیٰ کہ معتزلہ فرقہ کے علماء کے نزدیک بالاجماع انبیاء کرام اعلان نبوت سے پہلے اور اعلان نبوت کے بعد کفر وشرک سے معصوم ہوتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا، ایک تارا دیکھا، بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟۔"

(کنز الایمان)

☆ "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 26، سورہ فتح، آیت: 2۔

ترجمہ جالندہری: "تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔"

☆ "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 26، سورہ محمد، آیت: 191۔

ترجمہ جالندہری: "اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔"

مولانا جالندھری اور دیگر نجدی فکر کے علماء جن میں مودودی، علماء دیوبند وعلماء اہلحدیث شامل ہیں، نے ان مقامات پر بلا جھجک گناہوں کو امام المعصومین حضرت محمد ﷺ سے منسوب کر کے "عقیدہ عصمت انبیاء" کے خلاف کھلی جارحیت کی ہے، اور پوری امت کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

عقیدہ عصمت انبیاء کی مختصر بحث

"ذنب (گناہ)" کی تعریف یہ ہے کہ

"بندہ اپنے ارادہ وقصد سے بغیر شرعی مجبوری کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔"

جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو بعثت سے پہلے اور بعد گناہوں سے معصوم (پاک) کہا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ."

ترجمہ: "یعنی کسی نبی کی شان نہیں کہ وہ خیانت کرے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 4، سورہ آلعمران، آیت: 161۔

اور ظاہر ہے کہ خیانت کا اطلاق گناہ پر بھی ہوتا ہے۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

"وَمَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ اِلاَّ لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ."

ترجمہ: "اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 5، سورہ نساء، آیت: 63.

اس آیت میں رسولوں کی اطاعت کو مطلقاً لازم کیا گیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولوں سے گناہ ممکن نہیں۔ کیوں کہ اگر وہ گناہ کریں گے یا گناہ کا حکم دیں گے تو اُن کی اطاعت واجب ہو گی، اور گناہ میں اطاعت واجب نہیں ہوتی، لہذا واضح ہوا کہ انبیاء و رسل سے نیکی اور تقویٰ کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اسی لئے اُن کی مطلق اطاعت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ."

ترجمہ: "بیشک تمہارے لئے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 21، سورہ احزاب، آیت: 21.

یہاں بھی رسول ﷺ کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے، اور آپ کی مطلق پیروی کو لازم قرار دیا ہے، جس سے رسول ﷺ کی شان عصمت واضح ہو رہی ہے۔ لہذا "لیغفر لک اللہ" اور "واستغفر" جیسی آیات میں آپ کی امت کے گناہ مراد ہیں، کیوں کہ عُرف میں قوم کی غلطیوں کو قوم کے سرداروں کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے، اور سردار جب اپنی قوم کیلئے معافی مانگتے ہیں تو قوم کے گناہوں کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔

چنانچہ عظیم مفسر قرآن علامہ فخر الدین رازی "تفسیر کبیر" میں اسی جگہ فرماتے ہیں:

"اَلْمُرَادُ ذَنْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ"

ترجمہ: "یہاں ذنب سے مراد مؤمنین کے گناہ ہیں۔"

علامہ صاوی حاشیہ "تفسیر جلالین" میں اس جگہ فرماتے ہیں:

"بِاَنَّ الْمُرَادَ ذُنُوْبُ اُمَّتِكَ."

ترجمہ: "اس سے مراد آپ کی امت کے گناہ ہیں۔"

لہذا اس آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

"تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔"

(کنز الایمان)

...

☆ "فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 17، سورہ انبیاء، آیت: 87.

ترجمہ جالندہری: "اور خیال کہ ہم اُن پر قابو نہیں پاسکیں گے۔"

یہ پیغمبر خدا حضرت یونس علیہ اسلام کے بارے میں ہے۔ اس ترجمے میں پیغمبر خدا پر کتنا بڑا بہتان ہے کہ انہوں نے خیال کیا کہ اللہ اُن پر قابو نہیں پاسکے گا، یہ اللہ کے پیغمبر پر قدرت خدا کے انکار کی تہمت ہے۔ ایسا خیال تو ایک عام اور گنہگار مسلمان بھی اپنے ذہن میں نہیں لاسکتا۔

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد کے مطابق اس آیت میں "نقدر" قدرت کی بجائے "قَدْر" سے ہے، جس کا معنیٰ تنگی ہے اور درست معنیٰ یہ ہے:

"تو گمان کیا ہم اس پر تنگی نہ کریں گے۔"

(کنز الایمان)

☆ "وَوَجَدَكَ ضَالاًّ فَهَدٰى."

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 30، سورہ ضحیٰ، آیت: 7.

marfat.com

ترجمہ جالندہری: ''اور رستے سے ناواقف پایا تو سیدھا رستہ دکھایا۔''

مدرسہ دیوبند کے پرنسپل مولانا محمود الحسن کے ترجمے (جس کی اشاعت سعودی حکومت نے کی ہے) میں ''ناواقف'' کی جگہ ''بھٹکتا'' کا لفظ ہے، العیاذ باللہ من ذالک! مودودی نے ''بے خبر'' کا لفظ لکھا ہے، اور مولانا وحید الزمان (غیر مقلد، اہلحدیث) نے ''بھولا بھٹکا'' کا لفظ لکھا ہے، مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی ''ناوقف'' کا لفظ لکھا ہے۔ یہ ھادی عالم ﷺ کی شان میں کس قدر گستاخی کے کلمات ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک!!!

حالانکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ. عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم.''

ترجمہ: ''بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں، (ہمیشہ سے) صراط مستقیم پر ہیں۔''

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 22، سورہ یس، آیت: 2,3.

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی.''

ترجمہ: ''تمہارے صاحب کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی بہکے ہیں۔''

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 27، سورہ نجم، آیت: 2.

''ووجدک ضالا'' کے تحت مفسر قرآن علامہ فخر الدین رازی، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''تفسیر کبیر'' میں فرماتے ہیں:

''اَلضَّلَالُ بِمَعْنَی الْمُحَبَّةِ.''

ترجمہ: ''ضلال محبت کے معنیٰ میں ہے۔''

لہذا ''ووجدک ضالا'' کا صحیح ترجمہ جو آپ کی شان نبوت کے عین مطابق ہے، یہ ہے:

''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔'' (کنز الایمان)

عقیدہ شفاعت کی نفی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ ''وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ.''

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 1، سورہ بقرہ، آیت: 48.

ترجمہ جالندھری: ''اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے۔''

دیوبند اور دیگر نجدی فکر کے علماء نے بھی اسی طرح کا ترجمہ کیا، جس میں شفاعت کی مکمل نفی کر دی ہے، حالانکہ حضور سیدنا محمد ﷺ کی شفاعت قرآن وحدیث کے مضبوط دلائل سے ثابت ہے۔ محدثین نے اس موضوع پر مستقل باب باندھے ہیں، بلکہ دیگر انبیاء، شہداء، علماء، اور صالحین کی شفاعت بھی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ جنازہ میں جو دعاء تعلیم دی اس میں ہے:

''وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً.''

ترجمہ: ''اے اللہ اسے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنا۔''

جس سے واضح ہے کہ امت مصطفیٰ کے بچے بھی مسلمانوں کے لئے شفاعت کریں گے۔

''وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ.'' کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''اور نہ کافر کیلئے کوئی سفارش مانی جائے۔''

(کنز الایمان)

شرعی احکام میں ردوبدل

☆ ''وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ.''

marfat.com

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 184۔

ترجمہ جالندھری: ''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (اور رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں۔''

اس ترجمے کی رو سے ہر شخص روزے کی جگہ کفارہ دے سکتا ہے، حالانکہ یہ ترجمہ منسوخ ہے اور درست ترجمہ یہ ہے:

''اور جنھیں اس کی طاقت نہ ہو، وہ بدلہ دے ایک فقیر کا کھانا۔'' (کنز الایمان)

اس درست ترجمہ کی رو سے صرف شیخ فانی روزہ کی جگہ فدیہ دے سکتا ہے۔

☆ "اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 173۔

ترجمہ جالندھری: ''اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام فرمادیا ہے۔''

مودودی اور دیوبندی و نجدی علماء نے بھی اسی طرح کے ترجمے کیے ہیں۔

اس ترجمے کی رو سے جس چیز پر غیر خدا کا نام پکارا جائے تو وہ حرام ہے، لہذا اس ترجمے کی رو سے دنیا کی ہر حلال چیز حرام قرار پائی۔ کیوں کہ ہر چیز پر غیر خدا کا نام آتا ہی رہتا ہے، مثلاً: زید کی گاڑی، بکر کی بیوی، خالد کی کھیتی، ناصر کا مکان، فلاں کے عقیقہ کا جانور، فلاں کی قربانی کا بکرا، حتیٰ کہ مساجد پر غیر خدا کا نام پکارا جاتا ہے، جیسا کہ مسجد نبوی، مسجد ابو بکر، مسجد فاطمہ وغیرہ۔

جبکہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر کے مطابق اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔'' (کنز الایمان)

ہم نے اختصار کے طور پر یہ چند نمونے پیش کیے ہیں۔

اور آپ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اس خطرناک ترجمہ قرآن کی جگہ ٹی وی و ریڈیو اور درسی کتب میں دنیائے اسلام کا صحیح ترین ترجمہ ''کنز الایمان'' منظور کر کے اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات کا پاس کریں!!! فقط والسلام

مخلص:

پیر محمد افضل قادری

سجادہ نشین: خانقاہ قادریہ عالیہ، امیر: عالمی تنظیم اہل سنت
مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات
نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

۷۸۶

شارح بخاری، محدث لاہوری، حضرت علامہ

سید محمود احمد رضوی قدس سرہ العزیز

کا پانچواں سالانہ

عرس مبارک

14 اکتوبر 2004ء کو حزب الاحناف لاہور میں بعد نماز عشاء منعقد ہو رہا ہے، جس میں نامور مقررین خطاب فرمائیں گے۔ نقابت: جناب سید شاہد حسین گردیزی

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی
امیر حزب الاحناف، داتا گنج بخش روڈ لاہور

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور مسائل زکوٰۃ

درس قرآن

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

''وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَایُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ.''

ترجمہ: ''اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔''

(القرآن، سورہ توبہ، آیت، 34)

یَکْنِزُوْنَ:

کنز کا لغوی معنیٰ ہے، جمع کرنا، ملانا، زمین میں دفن کرنا۔

اصطلاح شرع میں کنز وہ مال ہے جس سے زکوٰۃ اور حقوق واجبہ ادا نہ کئے گئے ہوں، یہ مال اگرچہ دفن نہ ہو پھر بھی کنز کہلاتا ہے۔

شانِ نزول:

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں یہود و نصاریٰ کے علماء پوپ، پادریوں اور جوگیوں کی حرص مال اور طلب جاہ کی مذمت کی گئی تو مسلمانوں پر آیت کے ظاہر کلمات گراں گذرے کہ اس میں مطلقاً مال جمع کرنے کی مذمت کی گئی ہے جو مشکل امر ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ مشکل میں حل کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی مشکل پیش کی، حضور ﷺ نے فرمایا: (اس آیت میں زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور) زکوٰۃ اس لئے فرض کی گئی ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد باقی مال پاک ہو جائے۔

مسائل شرعیہ:

1۔ زکوٰۃ فرض قطعی ہے، قرآن مجید اور احادیث طیبہ کی نصوص قطعیہ، کثیرہ، صریح الدلالۃ سے اس کی فرضیت ثابت ہے، اجماع امت بھی اس کی فرضیت پر قائم ہے، اس کا انکار کرنے والا کافر، ادا نہ کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔

2۔ زکوٰۃ کے کثیر مسائل قرآن مجید نے تفصیل سے بیان نہیں فرمائے، ان کا تفصیلی بیان احادیث صحیحہ میں ہے جو درجہ استفاضہ میں ہیں، نیز اجماع بھی انہی پر قائم ہے۔

3۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے چند شرائط کا ہونا لازمی ہے، ان میں سے کوئی شرط بھی اگر نہ پائی گئی تو زکوٰۃ فرض نہ ہو گی۔

(ا) مسلمان ہونا، لہذا کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ تمام فرائض کی طرح زکوٰۃ کا مکلف بھی مسلمان ہے، کافر ایمان لانے کے بعد فرائض اسلام کا مکلف ہے۔

(ب) بالغ ہونا۔

marfat.com

(ع) عاقل ہونا۔ اسلام کے تمام احکام عاقل بالغ پر عائد ہوتے ہیں۔

(د) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوۃ واجب نہیں۔

(ر) مال بقدر نصاب اس کی ملک میں ہونا۔

(ز) مال کا پورے طور پر مالک ہونا۔

(ع) نصاب کا دین سے فارغ ہونا، خواہ دین بندہ کا ہو، جیسے قرض، زر ثمن، تاوان، یا اللہ عزوجل کا دین ہو، جیسے زکوۃ، خراج۔

(ط) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا۔

(ظ) مال نامی، یعنی بڑھنے والا ہو۔

(ی) نصاب پر سال گذرنا۔

زکوٰۃ کی فرضیت کی شرائط کے بیان میں چند احادیث صحیحہ

(1) پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوۃ فرض نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکواۃ نہیں۔

(2) آدمی کے مال میں سال گذرنے کے بعد زکوۃ فرض ہوتی ہے۔

(3) جب تیرے پاس (اے مخاطب) دوسو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گذر جائے تو اس میں پانچ درہم زکوۃ فرض ہے، اور سونے پر اس وقت تک زکوۃ نہیں جب تک بیس دینار نہ ہوں، اور جب بیس دینار ہوں تو ان پر سال گذر جائے تو اس میں نصف دینار زکوۃ ہے، اور جو اس سے زائد ہو تو اسی حساب سے (اس پر زکوۃ فرض ہے)۔ راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ "اسی حساب سے زکواۃ فرض ہے" کا جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے یا حضور ﷺ کا ہے۔

(4) سونا اور چاندی ثمنیت (قیمت بننے) کے لئے متعین ہیں، معیار نصاب یہی دو چیزیں ہیں، باقی اجناس کا نصاب ان کی قیمت کے مطابق متعین ہو گا، دوسرے مال معیار نصاب نہیں۔

(5) مومن کے مال میں صرف زکوۃ فرض ہے، بعض اوقات ایسے حالات رونما ہو جاتے ہیں جس سے زکوۃ کے علاوہ اور صدقات بھی واجب ہو جاتے ہیں، اس وقت ان کی ادائیگی لازمی ہو جاتی ہے، مثلاً بھوک کی وجہ سے قریب المرگ شخص نے کھانا مانگا اور وہاں کوئی اور دینے والا نہیں اس کے پاس کھانا موجود ہے، اسی طرح برہنہ لباس طلب کرتا ہے، اس کے پاس لباس خریدنے کے لئے قیمت نہیں، نہ اسے کوئی اور لباس دینے والا ہے، میت بے کفن ہے اور کوئی ایسا نہیں جو اسے کفن دے اور اس کے پاس کفن دینے کی استطاعت ہے۔ یہ حقوق عارضہ مثل حقوق اصلیہ کے ادا کرنا لازم ہیں۔

(6) جمع مال خرچ کرنا واجب نہیں، اگر جمع مال خرچ کرنا فرض ہو تو پھر زکواۃ کی فرضیت معطل ہو جائے گی، جو کسی صورت جائز نہیں۔

(7) مال سے زکواۃ اور حقوق واجبہ ادا کرنے کے بعد جمع کرنا جائز اور حلال ہے، وعید اس مال جمع کرنے کی ہے جس سے زکوۃ ادا نہ کی جائے، اسی پر اجماع امت ہے۔

(8) جائز ذرائع سے حاصل کی گئی دولت، نقد، زمین، مکان، سامان تجارت، مویشی اور سامان ضرورت کی شرع مطہر نے کوئی حد مقرر نہیں کی، اس لئے بڑی دولت یا زمین یا مکان والے سے دولت، زمین یا مکان وغیرہ چھین کر دوسروں کو دینا جائز نہیں، ایسا کرنا غصب ہو گا، حضور سید عالم شارع اسلام ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام میں سے بعض حضرات دولت مند تھے، ان کی

دولت مندی کی شہرت تھی۔

حضور سید عالم ﷺ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی دولت پر اعتراض نہیں کیا۔ حضور مختار کل ﷺ نے باوجود قدرت، اختیار اور اثر کے کسی کی دولت چھین کر دوسرے کو نہ دی، دولت مند صحابہ میں حضرت عثمان غنی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، اور حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ شامل ہیں۔

اگر مال کی ملکیت ناجائز ہوتی تو وراثت کے تمام مسائل اور تیسرے حصہ میں وصیت کا قانون بے کار ہو جاتے، جہاد فی سبیل اللہ میں مال سے حصہ لینے کا حکم خداوندی معطل ہو جاتا۔۔۔۔اور اسی طرح کے مال میں زکواۃ کے علاوہ کثیر مسائل شرعیہ معطل اور بے کار ہو جاتے۔ جبکہ یہ تمام مسائل قرآن مجید اور احادیث طیبہ صحیحہ کثیرہ میں موجود ہیں، لہذا مال کی ملکیت بغیر کسی حد کے جائز ہے۔

(9) سونے کا نصاب بیس دینار ہے، اور چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے، رائج الوقت وزن کے حساب سے ساڑھے باون تولے یا چھ سو گیارہ گرام (610.9057) چاندی اور ساڑھے سات تولے یا ستاسی گرام (87.3422) سونا یا اس سے زائد سونا یا چاندی۔ یا رائج الوقت کسی بھی ملک کی کرنسی، سونا یا چاندی یا اس کی قیمت جتنی رقم اگر سال بھر قرض اور حاجت اصلیہ سے فارغ رہے تو اس پر زکواۃ فرض ہے۔ سونے اور چاندی کا یہ نصاب احادیث صحیحہ کثیرہ میں بیان ہوا ہے، اسی پر اجماع امت ہے۔

(10) سونے یا چاندی کے علاوہ سونے چاندی کے زیورات، برتن اور سامان آرائش میں بھی زکوٰۃ ہے کیونکہ یہ اشیاء بھی مثل سونے چاندی کے بین الاقوامی طور پر ثمنیت (قیمت) رکھتی ہیں، زیورات مرد کی ملک ہو یا عورت کی ملک، پہنے ہوئے ہوں یا رکھے ہوئے، ان سب کا یکساں حکم ہے۔

(11) زکوٰۃ تین قسم کے مال پر فرض ہے، جب کہ یہ نصاب کو پہنچ جائیں۔

ا۔ ثمن (سونا، چاندی) ب۔ مال تجارت ج۔ سائمہ (چرائی پر جانور)۔

(12) مال تجارت سے خواہ کسی جنس سے ہو (غلہ، کپڑا، برتن، اشیاء خورد ونوش، ادویات، کتابیں، کاغذ وغیرہ) اگر ان کی قیمت سونا یا چاندی میں سے کسی ایک نصاب کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، چونکہ ان اشیاء کی بین الاقوامی کوئی قیمت متعین نہیں، یہ اشیاء بعض اوقات بے وقعت ہو جاتی ہیں، اس لئے ان کا اپنا کوئی نصاب نہیں۔

(13) سونا، چاندی، سامان تجارت اور نقد رقم موجود ہے، مگر ان میں اکیلا کوئی بھی نصاب کو نہیں پہنچتا، مگر ان کی مجموعی قیمت کسی ایک نصاب کو پہنچ جاتی ہے، تو اسی نصاب کے لحاظ سے سب کی زکوٰۃ دی جائے۔

سونے اور چاندی کو ساتھ ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ تعیین نصاب کے لئے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے، اور ملانے کے بعد ایک نصاب بنا کر اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

(14) زکوٰۃ ادا کرنے میں فقیر کو مال زکوٰۃ کا مالک بنانا شرط ہے۔

(15) زکوٰۃ ادا کرنے میں افضل یہ ہے کہ اپنے غریب بھائی کو دے، اگر بھائی نہ ہو تو غریب چچا کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب ماموں کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب رشتے دار کو دے، اگر وہ بھی نہ ہو تو غریب ہمسایہ کو دے، اگر ہمسایہ غریب نہ ہو تو اپنی آبادی، محلہ کے کسی غریب کو دے، اگر اپنے محلہ میں کوئی غریب نہ

marfat.com

ہو تو اپنے شہر کے کسی غریب کو دے، اگر شہر میں کوئی غریب نہ ہو تو دوسرے شہر کے کسی غریب کو دے، یہ ترتیب افضلیت کے لئے ہے، اگر اس کا خلاف کرے گا پھر بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

(16) یہود و نصاریٰ عقائد حقہ سے انحراف کے علاوہ اخلاق و اطوار کے اعتبار سے بھی نفرت و مذمت کے لائق ہیں، دولت کی حرص، اقتدار کی ہوس اور طلب جاہ کی خاطر ہر مذموم حرکت کر لیتے ہیں، ان کے پاس کوئی ضابطۂ اخلاق نہیں، ان کا ضابطۂ اخلاق اپنے شیطانی و نفسانی خواہشات پورا کرنے میں ظلم، جبر، تکبر، ریا، غرور وغیرہ کو روار کھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کثیر مقامات پر انکی حرکات مذمومہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے بندہ مومن پر لازم ہے کہ یہود و انصاریٰ، ہنود و مشرکین، بے دین اور ملحدین کی مذموم حرکات سے نفرت کرے، ان سے احتراز کرے، ان کو برا جانے، ان سے دوستی نہ رکھے، آیت مذکورہ عنوان میں یہود و انصاریٰ کی برائیاں بیان ہوئیں مگر خطاب دل نواز مومنوں سے ہے، ظاہر اس کا مفاد یہ ہے کہ مسلمان ان برائیوں سے اپنے دامن کو پاک رکھیں اور ان کی تعظیم نہ کریں۔

(17) دین دے کر دنیا حاصل کرنا خسارے کا سودا ہے، لہذا مومن کو کسی حال میں بھی یہ سودا کرنا جائز نہیں۔

(18) جائز کام کے لئے رشوت لینا حرام ہے، نا جائز کام کے لئے بطریق اولیٰ حرام ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور رشوت کا معاملہ طے کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

(19) مسجد، مدرسہ، مقبرہ، مزار، پل، راستہ، سڑک وغیرہ دینی یا رفاہی کاموں کا نام لے کر عطیات اکٹھے کر کے خود ہضم کر جانا سخت حرام اور یہود و نصاریٰ کا مذموم طریقہ ہے، بندۂ مومن کو اس سے احتراز لازم ہے۔

(20) حدیث کو وضع کر کے حضور سرور عالم ﷺ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے، اسی طرح حضور صادق و مصدوق سید عالم ﷺ کی صحیح احادیث کی آپ کی منشاء کے خلاف غلط تاویل کر کے امت مرحومہ کو گمراہ کرنا بھی حرام ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین صدیقین، صلحا، اولیاء، اور دیگر معظمانِ دینی کی طرف غلط قول منسوب کرنا یا ان کے صحیح کلام کی غلط تاویل و توجیہ کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنا حرام اور یہود و انصاریٰ کا طریقہ مذمومہ ہے، بندۂ مومن کو ان تمام کاموں سے احتراز لازم ہے۔

(21) سید الانبیاء، امام المرسلین حضور ﷺ، دیگر انبیائے اکرام علیہ اسلام اور دیگر معظمان دینی و مقربان خداوندی کی شان ارفع کو کم کرنا، کم بیان کرنا، کم تحریر کرنا، حرام! حرام! اور اشد حرام ہے! یہ طریقہ یہود و نصاریٰ کا ہے، بندۂ مومن کو اس راہ گرد سے بھی دور و نفور رہنا لازم ہے۔

(22) عوام کی نفسانی و شیطانی خواہشات کے مطابق غلط فتویٰ دینا، لکھنا، تائید کرنا، تا کہ ان سے دنیا کا فانی مال وصول کریں، حرام ہے۔ ایسے فتویٰ لینے اور دینے والے آگ کا ایندھن ہیں، یہ یہود و انصاریٰ کا طریقہ رہا ہے، مسلمان کو اس سے پوری طرح دور رہنا فرض ہے۔

(23) جس طرح حرص اور بخل حرام ہے، اسی طرح فضول خرچی حرام ہے، حلال مال کو حرام کاموں میں خرچ کرنا بھی حرام ہے۔

(حوالہ جات کیلئے دیکھئے: "احکام القرآن" طبع ضیاء القرآن)

marfat.com

درس حدیث

رمضان المبارک کے بارے میں خطبہ نبوی اور اہم مسائل

پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

"وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاتِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ. قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَانُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاءُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ."

ترجمہ: "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان المعظم کے آخری دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، پس فرمایا: اے لوگو! تحقیق تم پر ایک بڑی عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض اور اس کی راتوں کو قیام (عبادت) نفل فرمایا ہے، جو شخص اس میں ایک نیکی (نفل کام) کرے وہ اس کی طرح ہے جس نے اس ماہ کے سوا کسی اور ماہ میں فرض کام کیا اور جس نے اس ماہ میں ایک فرض ادا کیا تو وہ اس کی طرح ہے جس نے اس ماہ کے سوا کسی اور ماہ میں ستر فرض ادا کئے اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور ایک دوسرے کی غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کردیا جاتا ہے جو شخص اس میں روزہ دار کو افطار کروائے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گردن کی آزادی کا سبب ہے اور اس کے لئے بھی روزہ دار کے برابر ثواب ہے اس کے بغیر کہ اس کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کی افطاری کی استطاعت نہیں رکھتا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرماتا ہے جو لسی کھجور یا محض پانی سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے

اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے تو اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا بخشش اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے اور جو شخص اس میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کرے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اسے دوزخ سے آزادی دے گا۔" (1)

رمضان المبارک کے روزے 2 ہجری میں فرض ہوئے، چنانچہ رمضان المبارک 2 ہجری کے آغاز سے ایک روز پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہایت جامع خطبہ مبارکہ ارشاد فرمایا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس خطبہ مبارکہ کے آغاز میں (جیسا کہ طریقہ نبوی تھا) حمد و ثنا کے کلمات نہیں ہیں، شارح مشکوٰۃ حضرت علامہ علی قاری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث مبارک کے آغاز میں "خطبنا" (ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا) کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حدیث بالا کے ارشاد فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی، کیونکہ شرع شریف میں خطبہ کی تعریف میں یہ بات شامل ہے کہ خطبہ میں آغاز حمد و ثنا سے کیا جاتا ہے۔

رمضان المبارک شہر عظیم وشہر مبارک ہے

نبی اکرم ﷺ نے حدیث بالا میں رمضان المبارک کو شہر عظیم اور شہر مبارک کے نام دیئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں رمضان المبارک کی عظمت وبرکت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ."

ترجمہ: "ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) نازل کیا گیا۔ (2)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نسبتیں زمان ومکان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ دیگر روایات سے ثابت ہے کہ صحائف ابراہیم علیہ السلام اور توریت، زبور اور انجیل کا نزول بھی ماہ مقدس رمضان المبارک میں ہوا۔

گویا ماہ رمضان المبارک جشن نزول قرآن کا ماہ ہے، اس سے ربیع الاول مبارک میں جشن میلاد مصطفیٰ کا ثبوت ملتا ہے کہ 12 ربیع الاول کو صاحب قرآن حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ کے وسیلہ سے ہمیں قرآن، اسلام، اور بے شمار نعمتیں عطا کی گئیں۔

ہزار مہینوں کی راتوں سے بہتر ایک رات

قرآن مجید میں اس مبارک رات کا نام "لیلۃ القدر" رکھا گیا ہے۔ (3)

اور لیلۃ القدر کی عبادت ایک ہزار ماہ، یعنی 83 سال اور چار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ (4)

حدیث نبوی ہے:

"مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ

---

(1) "مشکوٰۃ المصابیح" کتاب الصوم، الفصل الثالث، صفحہ: 173.

و "الترغیب والترهیب" جلد: 2، صفحہ: 57، حدیث: 1483، طبع بیروت۔ و "صحیح ابن خزیمہ"

(2) "القرآن" پارہ: 2، سورہ بقرہ، آیت: 185.

(3) "القرآن" پارہ: 30، سورہ قدر، آیت: 1.

(4) "القرآن" پارہ: 30، سورہ قدر، آیت: 3.

maarifat.com

مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ."

ترجمہ: "جس نے لیلۃ القدر کو ایمان کی حالت میں اور ثواب پانے کی نیت سے عبادت کی تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو گئے۔" (1)

احادیث مبارکہ صحیحہ میں نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں راتوں میں اس مبارک رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ تلاش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان پانچ راتوں میں شب بیداری کی جائے تو لیلۃ القدر کی عبادت کا یقیناً ثواب مل جاتا ہے۔ اسی طرح اعتکاف بیٹھنے والوں کو بھی یقینی طور پر لیلۃ القدر کی عبادت کا ثواب مل جاتا ہے کیونکہ معتکف کا سونا بھی عبادت شمار ہوتا ہے۔

اعتکاف

اعتکاف کا لغوی معنیٰ "ٹھہرنا" ہے۔ اور شرع شریف میں اعتکاف کا معنیٰ کسی ایسی مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنا ہے جہاں اذان وجماعت کا انتظام موجود ہو۔

نفلی اعتکاف کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں، نفلی اعتکاف چند منٹوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن سنت اعتکاف کی مدت 20 رمضان المبارک غروب آفتاب سے لے کر عید الفطر کا چاند ثابت ہونے تک ہے۔

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِیْ رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ."

ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے دس روز اعتکاف کیا تو وہ دو حجوں اور دو عمروں کی مثل ہے۔" (2)

اعتکاف کی حالت میں پیشاب، پاخانہ، فرض غسل، اور نماز جمعہ کے سوا مسجد سے نکلنا ممنوع ہے۔ معتکف کو چاہئے کہ فضول اور بے مقصد گفتگو سے پرہیز کرے، قرآن مجید کی تلاوت، درود شریف اور دینی کتب کے مطالعہ اور تعلیم وتعلم میں مشغول رہے۔

روزہ کے چند مسائل

صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی کاموں سے پرہیز کرنا روزہ ہے۔ روزہ کی حالت میں چغل خوری، غیبت، جھوٹ، گالی، جھگڑا، اور کسی بھی ناجائز قول وفعل سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ روزہ کی فرضیت کا انکار کرنے والہ شخص کافر ومرتد ہے، جو شخص اعلانیہ روزہ رمضان نہ رکھے قاضی اسلام کو چاہئے کہ اسے قتل کی سزا دے۔ (3)

جو شخص جان بوجھ کر بغیر عذر شرعی روزہ توڑے اس پر لازم ہے کہ رمضان المبارک کے بعد روزہ کی قضا کرے اور کفارہ ادا کرے۔ کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو دو ٹائم کھانا کھلائے، یا ساٹھ روزے مسلسل رکھے اور رقم کی صورت میں یہ ہے کہ سوا دو سیر گندم ساٹھ بار یا اس کی قیمت ایک یا زائد ضرورتمندوں یا دینی مدارس کے طلبہ کو دے دے۔

جو شخص 57 میل اور 3 فرلانگ یا اس سے لمبے سفر

---

(1) "صحیح بخاری" کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونیة الخ. حدیث: 1768.

(2) "الترغیب والترہیب" جلد:2، صفحہ:91، حدیث:1649، طبع بیروت.

(3) "حاشیہ ابن عابدین المعروف فتاوی شامی" کتاب الصوم.

marfat.com

کے لئے گھر سے نکلے یا بیمار ہو یا بیمار ہونے یا بیماری لمبی یا شدید ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو یا دودھ پلانے والی عورت یا حاملہ عورت کو روزہ کی صورت میں بچے یا جنین (پیٹ میں بچہ) کے بارے میں خطرہ ہو تو ایسے لوگ روزہ افطار کر سکتے ہیں، لیکن بعد میں قضاء لازم ہے۔ حیض اور نفاس کی حالت میں عورت پر روزہ رکھنا حرام ہے البتہ بعد میں قضاء لازم ہے۔

وہ بوڑھا جو کمزوری کی وجہ سے روزہ اور اس کی قضا پر قادر نہ ہو روزہ افطار کر سکتا ہے، لیکن اس پر لازم ہے کہ ہر روزے کے بدلے فدیہ دے۔ یعنی ایک مسکین کو دو ٹائم کھانا کھلائے یا سوا دو سیر گندم یا اس کی قیمت فی روزہ کے حساب سے ضرور تمندوں یا دینی مدارس کے طلبہ کو دے۔

روزہ کے مسائل تفصیل کے ساتھ جاننے کے لئے ''بہار شریعت'' جلد: 1، حصہ:5۔ کا مطالعہ فرمائیں۔ بلکہ دیگر مسائل شرعیہ سے واقفیت کے لئے فقہ حنفی کی یہ معتبر کتاب اپنے گھر ضرور رکھیں۔ نیز ''بہار شریعت مکمل (20 حصے) آپ ہماری ''ویب سائٹ'' www.ahlesunnat.info پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

روزہ کے چند فضائل

روزہ رمضان کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلاَّ الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَيَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ."

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: انسان کا ہر عمل اس کا ہے مگر روزہ میرا ہے اور میں اس کی خود جزاء دیتا ہوں یا میں ہی اس کی جزاء ہوں، اور روزہ (دوزخ سے) ڈھال ہے، پس جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو وہ رفث (جو شوہر اور بیوی آپس میں محبت و پیار کرتے ہیں یا بیہودہ باتیں) نہ کرے اور نہ ہی شور و غل کرے، پس اگر اسے کوئی گالی دے تو کہے میں روزہ دار ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ اچھی ہے، روزہ دار کے لئے 2 خوشیاں ہیں جس سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے: جب افطار کرتا ہے تو افطاری سے لطف اندوز ہوتا ہے، اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ (کے اجر و ثواب) پر لطف اندوز ہو گا۔'' (1)

حدیث نبوی ہے:

"اُغْزُوْا تَغْنَمُوْا وَصُوْمُوْا تَصِحُّوْا وَسَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا."

ترجمہ: [illegible] کرو تم غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو تم [illegible] جاؤ گے، سفر کرو تمہیں غنا حاصل ہو گا۔'' (2)

(1) ''صحیح بخاری'' کتاب الصوم، باب هل يقوم انی صائم اذا شتم، حديث: 1771.

(2) ''مجمع الزوائد'' جلد: 3، صفحه: 179، طبع القاهره/بيروت.
و ''طبرانی اوسط'' و ''الترغيب والترهيب''

ایک اور حدیث نبوی میں ہے:

"اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ."

ترجمہ: ''روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔'' (1)

قیام لیل یعنی نماز تراویح

حدیث بالا میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اس کی راتوں کا قیام تطوع (نفل) فرمادیا، قیام لیل سے مراد نماز تراویح ہے۔ تطوع کا اطلاق سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ اور جملہ نمازوں پر ہوتا ہے جو فرض یا واجب نہیں۔

نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنت غیر مؤکدہ ہے اور جماعت تراویح میں ایک قرآن مجید ختم کرنا سنت متواتر ہے۔

نماز تراویح کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مَنْ ذَنْبِہٖ."

ترجمہ: ''جس نے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح ادا کی) ایمان کی حالت میں اور ثواب پانے کی نیت سے اس کے پہلے گناہ معاف ہوگئے۔'' (2)

نماز تراویح 20 رکعت پر اجماع صحابہ وائمہ اربعہ

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً سِوَی الْوِتْرِ."

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ 20 رکعت (نماز تراویح) ادا فرماتے تھے۔'' (3)

امام بخاری و مسلم کے دادا استاد محدث عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"عَنْ سَائِبِ ابْنِ یَذِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً."

ترجمہ: ''صحابی رسول حضرت سائب فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں 20 رکعت نماز تراویح ادا کرتے تھے۔ (4)

شارع مشکوٰۃ علامہ علی قاری مکی فرماتے ہیں:

"اَجْمَعَ الصَّحَابَۃُ عَلٰی اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً."

ترجمہ: ''تمام صحابہ کا اس امر پر اجماع منعقد ہوچکا ہے کہ نماز تراویح 20 رکعت ہے۔ (5)

---

(1) "مسند احمد" مسند المکثرین من الصحابہ، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما، حدیث: 6337.

(2) "صحیح بخاری" کتاب الایمان، باب تطوع قیام رمضان من الایمان، حدیث: 36.

(3) "مصنف ابن ابی شیبہ" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 394.

و "سنن کبریٰ بیہقی" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 496.

و "سنن ترمذی" کتاب الصوم عن رسول اللہ، باب ما جاء فی قیام شہر رمضان، حدیث نمبر 734.

و "مجمع الزوائد" جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 172. و "طبرانی کبیر"

(4) "مصنف عبد الرزاق" جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 261."

(5) "مرقات شرح مشکوٰۃ المصابیح" جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 612."

marfat.com

امام عبد الوہاب شعرانی اپنی تصنیف ''میزان الشریعۃ الکبریٰ'' میں فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نزدیک نماز تراویح 20 رکعت ہے۔'' (1)

حرمین شریفین میں 1925ء سے وہابیوں نجدیوں کی حکومت ہے لیکن وہ حرمین شریفین میں 20 رکعت نماز تراویح کی سنت متوارثہ کو اقتدار کے باوجود نہیں بدل سکے۔

تراویح کے بارے میں ضروری نوٹ

8 رکعت کے بارے میں مٹھی بھر غیر مقلدین وہابی جو روایتیں پیش کرتے ہیں وہ یا تو ضعیف ہیں یا پھر ان سے مراد نماز تہجد ہے اور یہی تحقیق ہے۔

بدعقیدہ اور داڑھی کتروں کے پیچھے نمازیں خراب نہ کریں

جن حفاظ کی داڑھی ایک مشت سے کم ہوتی ہے رمضان المبارک میں نماز تراویح کی امامت کراتے ہیں، ایسے فاسق معلن حفاظ وائمہ مساجد کی اقتدا میں نماز ہر گز نہیں ہوتی۔ نیز بدعقیدہ امام کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز نہ صرف واجب الاعادہ ہے بلکہ بدعقیدہ امام کی اقتداء کرنا ہی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

ماہ رمضان میں زکوٰۃ صدقات اور خیرات کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے

حدیث بالا میں فرمایا: رمضان المبارک میں نفلی عبادت کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہے، لہذا رمضان المبارک کی اس برکت کو حاصل کرنے کے لئے بہت سے مسلمان زکوٰۃ کا فریضہ رمضان المبارک میں ادا کرتے ہیں اور احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ بہت سے صحابہ کرام صدقۃ الفطر (جو کہ عید الفطر کی صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے) رمضان المبارک میں ہی ادا کردیا کرتے ہیں۔

صدقۃ الفطر کی مقدار فی کس سوا دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے

حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں کھلی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ لہذا مسلمانوں کو ماہ مقدس رمضان المبارک میں جملہ امور خیر اور بالخصوص دینی مدارس اور قریبی رشتہ داروں میں دل کھول کر پیسہ خرچ کرنا چاہئے۔

رمضان اور قرآن مجید

رمضان المبارک میں قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتب کا نزول ہوا ہے، لہذا رمضان المبارک میں خصوصی طور پر قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے۔ اس لئے ہر مسلمان کو کم از کم ایک بار قرآن مجید کی تلاوت ضرور مکمل کرنی چاہئے۔

ہمارے امام اعظم حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہ رمضان المبارک میں 61 بار قرآن مجید کی تلاوت مکمل فرماتے تھے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین!!!

(1) ''میزان الشریعۃ الکبریٰ'' امام عبد الوہاب شعرانی، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 148۔''

marfat.com

دارالافتاء اہلسنت

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات دیں گے صاحبزادہ پیر محمد عثمان افضل قادری

ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی ؟؟؟

سوال:

ہماری دعائیں آخر کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

ادریس چوہدری، مدو کالس دینہ جہلم

جواب:

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی۔"

ترجمہ: "جب کوئی دعا کرتا ہے تو میں دعا کرنے والے کی دعا کو (اپنی حکمت کے مطابق) قبول کرتا ہوں۔ سو یہ بھی میرا حکم مانا کریں۔" (1)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک میں "اجیب" کے معنی اجابت کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ ہر دعا کا جواب دیتا ہے، اور جواب دینے کی درج ذیل چند صورتیں ہیں:

ا۔ بندہ جو چیز مانگے وہ اسے عطا کر دی جاتی ہے۔ یا پھر اس کا نعم البدل عطا کر دیا جاتا ہے۔

ب۔ اللہ رب العالمین اس دعا کے بدلے میں اس سے کوئی بلا اور مصیبت ٹال دیتے ہیں۔ یا پھر اسکے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

ج۔ اور بعض اوقات آخرت میں اجر وثواب دے کر اس دعا کا جواب دے دیا جاتا ہے۔

الغرض مومن کی دعا رائیگاں نہیں جاتی!

لیکن بعض اوقات درج ذیل وجوہ کی بنیاد پر مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی:

1۔ ☆ گناہ یا پھر قطع رحمی کیلئے مانگی گئی دعا۔ (2)

2۔ ☆ دعا کی پوری شرائط ادا نہ ہوں، جیسے پرہیز کے بغیر دوا فائدہ نہیں دیتی۔ (3)

کچھ شرائط یہ ہیں:

ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، اور نبی پاک ﷺ پر درود وسلام، دل اور ذہن کو مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ کرنا، جلدی یا بے صبری نہ کرنا، راحت اور سکھ میں اللہ سے بکثرت دعا کرنا تا کہ مصیبت اور دکھ میں اس کی دعا قبول ہو، قبولیت کا یقین ہونا، عاجزی وانکساری اور کثرت سے دعا کرنا۔

3۔ ☆ بندہ کبھی کسی چیز کو اچھا سمجھ کر مانگ لیتا

(1) حوالہ: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 186۔

(2) حوالہ: "سنن ترمذی" کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب فی انتظار الفرج الخ، حدیث نمبر 3497

(3) حوالہ: "کتب التفاسیر" زیر آیت: 186، پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ۔

marfat.com

ہے، لیکن وہ اس کیلئے بہتر نہیں ہوتی۔ تو ہم پر مہربان ہمارا رب وہ چیز نہیں دیتا۔ جیسے بیمار بندہ ڈاکٹر سے اچھی غذائیں مانگے جو حقیقت میں اس کیلئے نقصان دہ ہوں، تو ڈاکٹر وہ نہ دے۔ لہذا اس صورت میں دعا کا قبول نہ ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ (1)

4۔ ☆ قضاء وقدر کے خلاف دعا نامقبول ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فیکشف ما تدعون الیه انشاء."

ترجمہ: یعنی جو دعائیں مشیت الٰہی کے مطابق ہوں گی، وہ قبول ہوں گی۔ (2)

5۔ ☆ دعا قبول نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی کہ

"ایک شخص دور دراز کے سفر کرتا ہے، بال اس کے پریشان، جسم اس کا گرد آلود، آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگتا ہے اے رب! اے رب! اسکا کھانا، پینا، لباس سب حرام کمائی سے ہے، اور اس کے پیٹ میں جو غذا ہے وہ بھی حرام ہے، تو ایسے کی دعا کب قبول ہونے کے لائق ہے؟ (3)

6۔ ☆ مذکورہ بالا آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، سو وہ بھی میرا حکم مانا کریں.."

اس آیت مبارکہ میں یہ چیز بڑے خوبصورت انداز میں بیان کی گئی ہے کہ:

"بندے اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرمائے گا۔"

تو جب بندے اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس کے کہنے پر عمل نہیں کریں گے تو وہ جو ان سے بے پرواہ ہے وہ ان کے کہنے کے مطابق کیوں کرے گا؟؟؟

لہذا دین کے خلاف عمل کرنے والے اور شریعت کی پاسداری نہ کرنے والے قبولیت دعا کے حقدار نہیں! اور جو حقدار بننا چاہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عملدر آمد کریں، تب ان کی دعائیں قبول ہو جایا کریں گی، جیسے کہ انبیاء کرام، صحابہ عظام، اور اولیاء (رحمهم الله تعالیٰ) کی دعائیں شرف قبولیت سے نواز دی جاتی ہیں، کیونکہ وہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

تو اسی طرح جب ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اطاعت گزار بن جائیں گے تو اللہ رب العزت ضرور بر ضرور ہماری مانگی ہوئی دعائیں بھی قبول فرمائے گا۔

اس حقیقت کی نشاندہی شاعر مشرق علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں کی ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں!!

فرضیت علم والی حدیث مبارک کی تخریج !!!

سوال:

"مسلمان پر علم کا حصول فرض ہے" یہ حدیث کن کن کتب احادیث میں موجود ہے؟ مکمل حوالہ بھی بتا دیں؟

مولانا غلام قادر، برنالہ آزاد کشمیر

---

(1) حوالہ: "کتب التفاسیر" زیر آیت: 186، پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ۔

(2) حوالہ: "قرآن مجید" پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 41۔

(3) حوالہ: "صحیح مسلم" کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ الخ، حدیث نمبر 1686۔

marfat.com

جــوابـــــــــــــ:

یہ حدیث میرے علم کے مطابق درج ذیل کتابوں میں موجود ہے:

1۔ "سنن ابن ماجہ" 2۔ مسند امام اعظم 3۔ مجمع الزوائد 4۔ جامع الاحادیث والمراسیل 5۔ مسند ابی یعلیٰ 6۔ مشکوٰۃ المصابیح 7۔ مسند الشھاب 8۔ البحر الزخائر 9۔ المعجم الصغیر 10۔ شعب الایمان 11۔ الفتح الکبیر 12۔ کنز العمال۔

کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم"

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔" (1)

مسجد کے لئے وقف جگہ کی فروخت ؟؟؟

ســوال:

کیا مسجد کی توسیع کے لئے وقف کی گئی جگہ کو فروخت کیا جاسکتا ہے؟

خالد حسین، ظفر اقبال، مغلی نزد باگڑیانوالہ

جــوابـــــــــــــ:

کوئی بندہ جب اپنی ملکیتی زمین مسجد کی توسیع کے لئے وقف کردیتا ہے، تو وقف کردینے کے بعد اس جگہ کو قطعاً فروخت نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وقف کردینے سے یہ زمین اب وقف کرنے والے کی ملکیت سے خارج ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں چلی گئی ہے۔ تو جب زمین کسی کے ملک میں ہی نہیں تو اسے کیسے فروخت کیا جاسکتا ہے؟ اسی لئے حدیث مبارکہ میں "وقف زمین" کے متعلق ہے:

"لا تباع ولا توهب ولا تورث."

ترجمہ: "نہ تو بیچی جائے اور نہ ھبہ کی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔" (2)

لہذا اس زمین کو اگر فروخت بھی کیا جائے تو عدم ملکیت کی وجہ سے یہ بیع درست نہیں ہو گی، چنانچہ امام ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں:

"وبيع ما ليس في ملكه."

ترجمہ: "اور (باطل ہے) اس چیز کی بیع کرنا جو اس کے ملک میں نہیں۔" (3)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعیٰ فی خرابها."

ترجمہ: "اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں کو روکے، ان میں ذکر خدا سے، اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے۔" (4)

اس آیت مبارکہ میں مسجدوں میں ذکر خدا سے منع کرنے اور مسجدوں کو ویران کرنے کی سعی کرنے سے روکا گیا ہے۔ تو کیا مسجد کے کسی حصے کو مسجد سے خارج کردینا اور اس میں نماز پڑھنے سے لوگوں کو روک دینا ذکر اللہ سے روکنا نہیں؟ اور ایک حصہ کو مسجد سے جدا کردینا مسجد کو ویران کرنا نہیں؟ تو جب ایسا کرنا ذکر اللہ سے ہی روکنا ہے اور مسجد کی ویرانی کا سبب ہے تو پھر

---

(1) حوالہ: "سنن ابن ماجہ" کتاب المقدمہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، حدیث نمبر 220۔

(2) حوالہ: "صحیح بخاری" کتاب الشروط، باب الشروط فی الوقف، حدیث نمبر 2532۔

(3) حوالہ: "حاشیہ ابن عابدین المعروف فتاویٰ شامی" کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، صفحہ 2 من الباب۔

(4) حوالہ: "قرآن مجید" پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 113

marfat.com

ایسے کام سے رُکنا ضروری ہے۔

لہٰذا اگر اس زمین کو مسجد کیلئے وقف کر دیا گیا ہے، تو اب اسے مسجد ہی رہنے دیا جائے!

ٹوائلٹ جانے کے آداب !!!

سوال:

ٹوائلٹ جانے کے کیا آداب ہیں؟

ممتاز علی، by e-mail

جواب:

داخل ہونے سے پہلے سر کو ڈھانپ لینا، اور پھر یہ دعا پڑھ کر داخل ہونا چاہئے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ."

یہ دعا یاد نہ ہو تو "اعوذ باللہ" پڑھیں۔

ٹوائلٹ میں بایاں قدم پہلے رکھنا چاہئے، اور مجبوری کے سوا ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہئے، استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا ضروری ہے، پیشاب کے قطروں کو ٹوائلٹ پیپر وغیرہ سے خشک کرنے کیلئے بھی بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ استنجا میں ٹوائلٹ پیپر یا ڈھیلا وغیرہ استعمال کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا، صرف پانی کے ساتھ استنجا کرنے سے بہتر ہے۔

نکلتے وقت پہلے دایاں قدم باہر نکال کر یہ دعا پڑھنی چاہئے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ."

یاد رکھیں! استنجے کے وقت شرمگاہ کو دوسرے انسانوں کی نظروں سے چھپانا ضروری ہے، اور پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ رخ ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ (1)

"اعمال نامہ" کس کا نام ہے ؟؟؟

سوال:

اعمال نامہ کس کا نام ہے؟

ذکاء اللہ، چکریاں ضلع گجرات

جواب:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعمال کی نگہداشت کیلئے کچھ فرشتے مقرر کئے ہیں، جنہیں "کراما کاتبین" کہتے ہیں، یہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے ہیں۔

ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں، ایک دائیں جانب اور ایک بائیں جانب، داہنی طرف والا فرشتہ نیکیاں جبکہ بائیں جانب والا بدیاں لکھتا ہے، اسی نوشتے کو اعمال نامہ کہا جاتا ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ ہمارے اچھے بُرے تمام اعمال کے مکمل ریکارڈ کا نام "اعمال نامہ" ہے۔

قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، نیکوں کو داہنے ہاتھ میں، بُروں کو بائیں ہاتھ میں، جبکہ کفار کا بایاں ہاتھ ان کے سینے سے پس پشت نکال کر اس میں ان کا اعمال نامہ دیا جائے گا۔

ہر ایک خود پڑھے گا اور یقین کرلے گا کہ جو کچھ اس نے کیا بغیر کسی کمی و زیادتی کے اس میں موجود ہے، اپنے گناہوں کی فہرست پڑھ کر مجرم سخت خوف میں مبتلا ہوں گے جبکہ کافروں کا ڈر کے مارے برا حال ہو گا، پھر میزان پر لوگوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم. وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الحبیب الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہ وازواجہٖ واولیاء امتہٖ وعلماء ملتہ اجمعین، الی یوم القیامۃ والدین برحمتک یا ارحم الراحمین!!!

(1) حوالہ: "مراقی الفلاح شرح نور الایضاح" کتاب الطہارۃ، الفصل الثانی فی الاستنجاء، جلد: 1، صفحہ: 5. وغیرہ

سچی حکایات

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

ایک عقل مند بڑھیا

ایک عالم نے ایک بڑھیا کو چرخہ کاتتے دیکھ کر فرمایا: "بڑھیا! ساری عمر چرخہ ہی کاتا یا کچھ اپنے خدا کی بھی کچھ [illegible] پہچان کی؟"

بڑھیا [illegible] نے جواب دیا: "بیٹا سب کچھ میں نے [illegible] اسی چرخہ میں دیکھ لیا ہے۔"

عالم نے پوچھا: "بڑی بی! یہ تو بتاؤ کہ خدا موجود ہے یا نہیں؟

بڑھیا نے جواب دیا کہ ہاں ہر گھڑی اور دن رات ہر وقت خدا موجود ہے۔

عالم نے فرمایا: مگر اس کی دلیل؟

بڑھیا بولی: دلیل یہ میرا چرخہ۔

عالم نے پوچھا: یہ کیسے؟

وہ بولی وہ ایسے کہ جب تک میں اس چرخہ کو چلاتی رہتی ہوں یہ برابر چلتا رہتا ہے اور جب میں اسے چھوڑ دیتی ہوں تب یہ ٹھہر جاتا ہے، تو جب اس چرخہ کو ہر وقت چلانے والے کی ضرورت ہے تو اس زمین و آسمان، چاند، سورج، کے اتنے بڑے چرخوں کو کس طرح چلانے والے کی ضرورت نہ ہو گی؟ پس جس طرح میرے کاٹھ کے چرخے کو ایک چلانے والا چاہیے، اسی طرح زمین و آسمان کے چرخہ کو ایک چلانے والا چاہیے، جب تک وہ چلاتا رہے گا، یہ سب چرخے چلتے رہیں گے اور جب وہ چھوڑ دے گا تو یہ ٹھہر جائیں گے، مگر ہم نے کبھی زمین و آسمان، چاند و سورج کو ٹھہرے نہیں دیکھا تو جان لیا کہ ان کا چلانے والا ہر گھڑی موجود ہے۔

مولوی صاحب نے سوال کیا: اچھا یہ بتاؤ کہ آسمان وزمین کا چرخہ چلانے والا ایک ہے یا دو [illegible]

بڑھیا نے جواب دیا کہ ایک ہے اور اس دعویٰ کی دلیل بھی میرا یہ چرخہ ہے، کیوں کہ جب اس چرخے کو میں اپنی مرضی سے [illegible] ایک طرف کو چلاتی ہوں تو یہ چرخہ میر[illegible]ی مرضی سے ایک ہی طرف کو چلتا [illegible] ہے۔ اگر کوئی دوسری چلانے والی بھی [illegible] ہوتی [illegible] پھر یا تو وہ میری مددگار ہو کر میری [illegible] مرضی کے مطابق چرخہ چلاتی تب تو چرخہ کی رفتار تیز ہو جاتی اور اس چرخے کی رفتار میں فرق آ کر نتیجہ حاصل نہ ہوتا اور اگر وہ میری مرضی کے خلاف اور میرے

marfat.com

چلانے کی مخالف جہت پر چلاتی تو یہ چرخہ چلنے سے ٹھہر جاتا یا ٹوٹ جاتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا، اس وجہ سے کہ کوئی دوسری چلانے والی نہیں ہے، اسی طرح آسمان وزمین کا چلانے والا اگر کوئی دوسرا ہوتا تو ضرور آسمانی چرخہ کی رفتار تیز ہو کر دن رات کے نظام میں فرق آجاتا یا چلنے سے ٹھہر جاتا یا ٹوٹ جاتا جب ایسا نہیں ہے تو ضرور آسمان وزمین کے چرخہ کو چلانے والا ایک ہی ہے۔

(سیرت الصالحین، صفحہ نمبر 3.)

سبق :

دنیا کی ہر چیز اپنے خالق کے وجود اور اس کی یکتائی پر شاہد ہے، مگر عقل سلیم درکار ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور ایک دہریہ ملاح

خدا کی ہستی کے ایک منکر کی جو ملاح تھا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گفتگو ہوئی، وہ ملاح کہتا تھا کہ خدا کوئی نہیں (معاذ اللہ)! حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: تم جہاز ران ہو، یہ تو بتاؤ کبھی سمندری طوفان سے بھی تمیں سابقہ پڑا؟

وہ بولا ہاں! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ سمندر کے سخت طوفان میں میرا جہاز پھنس گیا تھا۔

حضرت امام نے فرمایا: پھر کیا ہوا؟

وہ بولا، میرا جہاز غرق ہو گیا اور سب لوگ جو اس پر سوار تھے ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ وہ بولا میرے ہاتھ جہاز کا ایک تختہ لگ گیا، میں اس کے سہارے تیرتا ہوا ساحل کے کچھ قریب پہنچ گیا مگر ابھی ساحل دور ہی تھا کہ وہ تختہ بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا، پھر میں نے خود ہی کوشش شروع کردی اور ہاتھ پیر مار کر کسی نہ کسی طرح کنارے آلگا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: لو اب سنو! جب تم جہاز پر سوار تھے تو تمہیں اپنے جہاز پر بھروسہ واعتماد تھا کہ یہ جہاز پار لگا دے گا، اور جب وہ ڈوب گیا تو پھر تمہارا اعتماد و بھروسہ اس تختہ پر رہا جو اتفاقاً تمہارے ہاتھ لگ گیا تھا مگر وہ بھی تمہارے ہاتھ سے چھوٹ گیا، تو اَب سوچ کر بتاؤ کہ اس بے سہارا وقت اور بے چارگی کے عالم میں بھی کیا تمہیں یہ امید تھی کہ اب کوئی بچانا چاہے تو میں بچ سکتا ہوں؟

وہ بولا: ہاں! یہ امید تو تھی!

حضرت نے فرمایا: خوب یاد رکھو! اس بیچارگی کے عالم میں تمہیں جس ذات پر امید تھی وہی خدا ہے اور اسی نے تمہیں بچایا تھا۔

ملاح یہ سن کر ہوش میں آگیا اور اسلام لے آیا۔

(تفسیر کبیر صفحہ نمبر 221، جلد نمبر 1.)

سبق :

خدا ہے اور یقیناً ہے اور مصیبت کے وقت غیر اختیاری طور پر بھی خدا کی طرف خیال جاتا ہے، گویا خدا کی ہستی کا اقرار فطری چیز ہے۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ چاند اور سورج آسمان سے اُتر کر ان کی گود میں آپڑے ہیں!!!

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبل از اسلام ایک بہت بڑے تاجر تھے، آپ تجارت کے سلسلہ میں ملک شام میں تشریف فرما تھے کہ ایک رات خواب میں دیکھا

marfat.com

کہ چاند اور سورج آسمان سے اُتر کر ان کی گود میں آپڑے ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے چاند اور سورج کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا اور انہیں اپنی چادر کے اندر کرلیا۔

صبح اٹھے تو ایک عیسائی کے پاس پہنچے اور اس سے خواب کی تعبیر پوچھی، راہب نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں ابو بکر ہوں اور مکہ کا رہنے والا ہوں۔

راہب نے پوچھا: آپ کونسے قبیلے سے ہیں؟

فرمایا: بنوہاشم سے؟

راہب نے پوچھا: ذریعہ معاش کیا ہے؟

فرمایا: تجارت۔

راہب نے کہا: تو پھر غور سے سن لو نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے ہیں، وہ بھی اسی قبیلہ بنی ہاشم سے ہیں اور آخری نبی ہیں، اور اگر وہ نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا اور کسی نبی کو بھی پیدا نہ فرماتا، وہ اولین و آخرین کے سردار ہیں اور اے ابو بکر! تم ان کے دین میں شامل ہوگے اور ان کے وزیر اور ان کے بعد ان کے خلیفہ بنوگے۔ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ہے اور یہ بھی سن لو میں نے اس نبی پاک کی تعریف و نعت توریت و انجیل میں پڑھی ہے، اور میں ان پر ایمان لاچکا ہوں اور مسلمان ہوں، لیکن عیسائیوں کے خوف سے اپنے ایمان کا اظہار نہیں کیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب اپنے خواب کی یہ تعبیر سنی تو عشق رسول کا جذبہ بیدار ہوا اور آپ فوراً مکہ مکرمہ میں واپس آئے اور حضور کی تلاش کرکے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور دیدار پر انوار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔

> جب اپنے خواب کی یہ تعبیر سنی تو عشق رسول کا جذبہ بیدار ہوا اور آپ فوراً شام سے مکہ مکرمہ واپس آگئے!!!

حضور ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! تم آگئے، لو اب جلدی کرو اور دین حق میں داخل ہو جاؤ۔

صدیق اکبر نے عرض کیا: بہت اچھا حضور! مگر کوئی معجزہ تو دکھلایئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: وہ خواب جو شام میں دیکھ کر آئے ہو اور اس کی تعبیر جو اُس راہب سے سن کر آئے ہو میرا یہی تو معجزہ ہے۔

صدیق اکبر نے یہ سن کر عرض کیا:

"صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ."

ترجمہ: "اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے سچ فرمایا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(جامع المعجزات صفحہ: 4.)

سبق:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے وزیر اور خلیفہ برحق ہیں۔ اور ہمارے حضور ﷺ سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی، آپ دانائے غیوب ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مخلوق ہمارے حضور ﷺ کے ہی صدقہ میں پیدا کی گئی ہے، اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

marfat.com

جھوٹ ایک بدترین خصلت

محترمہ ریحانہ کوثر قادری، پرنسپل شریعت کالج طالبات

ہمارے پاک مذہب اسلام میں جھوٹ بہت بڑا عیب اور بدترین خصلت ہے۔ جھوٹ کا مطلب ہے "وہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو" یعنی اصل میں وہ بات اس طرح نہیں ہوتی، جس طرح بولنے والا اسے بیان کرتا ہے۔ اس طرح وہ دوسروں کو فریب دیتا ہے، جو خدا اور بندوں کے نزدیک بہت برا فعل ہے۔ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے یا عمل سے ظاہر کیا جائے، مذاق کے طور پر ہو یا بچوں کو ڈرانے یا بہلانے کیلئے، ہر طرح سے ممنوع ہے۔

جھوٹ ام الخبائث (برائیوں کی جڑ) ہے

کیونکہ اس سے معاشرے میں بے شمار برائیاں جنم لیتی ہیں۔ جھوٹ بولنے والا ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ ہر مجلس میں اور ہر انسان کے سامنے بے اعتبار و بے وقار ہو جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے سے دنیا وآخرت کا نقصان، عذاب جہنم اور قبر کی قسم قسم کی سزاؤں میں مبتلا ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے سے آدمی، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں، نبیوں اور ولیوں کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔ جھوٹے آدمی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ جھوٹ بولنے والے کا دل سیاہ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے، رزق میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ جھوٹ غم و فکر پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ ایسا آدمی وقتی طور پر مطمئن ہو جاتا ہے، لیکن بعد میں اس کا ضمیر اسے ہمیشہ ملامت کرتا رہتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ اطمینان قلب کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

جھوٹ گناہوں کا دروازہ ہے، کیونکہ ایک جھوٹ بول کر اسے چھپانے کیلئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس قبیح عادت کو چھوڑنے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے۔

جھوٹ کی مذمت میں قرآنی آیات

ارشاد خداوندی ہے:

"فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا، وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ."

ترجمہ: "ان کے دلوں میں مرض ہے، تو اللہ نے ان کے مرض میں اضافہ کر دیا، اور ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ. مَتَاعٌ قَلِیْلٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ."

ترجمہ: "اور یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آ جائے مت کہہ دیا کرو! کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو! جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ فائدہ تو تھوڑا ہے مگر ان کے لیے عذاب الیم ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

marfat.com

"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ"

ترجمہ: "بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ اتنا خطرناک گناہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے اس کا ذکر شرک کے ساتھ کیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جھوٹ سے مکمل طور پر بچیں۔ "زور" میں ہر قسم کا جھوٹ اور جھوٹی گواہی آجاتے ہیں۔ زندگی کا اصل مقصد ہی ہدایت یافتہ ہونا ہے، مگر جھوٹ ایسی چیز ہے جس سے ہدایت حاصل نہیں ہو سکتی۔ چونکہ جھوٹ میں اصل پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے، اس لئے جھوٹ سے ہدایت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی جھوٹے کو ہدایت نہ ملنے کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ."

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا، جو حد سے بڑھنے والا جھوٹا ہو۔"

قیامت کے دن جھوٹوں کے چہرے سیاہ ہوں گے، اس بارے میں ارشاد فرمایا:

"وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ، وُجُوْهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ. اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ."

ترجمہ: "اور قیامت کے دن جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہے، ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا متکبرین کے لئے جہنم کا ٹھکانا کافی نہیں ہے؟

جھوٹ کی مذمت میں احادیث کریمہ

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ صدق کو لازم کر لو! کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

ایک فرمان نبوی ہے کہ جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ (جھوٹ) باطل ہے، تو اس کے لیے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا۔ اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑ دیا اور وہ حق پر ہے، یعنی حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا، اس کے لیے جنت کے وسط میں مکان بنایا جائے گا۔ اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے، اس کے لیے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔

ارشاد نبوی ہے کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ مزید فرمایا کہ بڑی خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔

آپ کا فرمان عالی ہے کہ مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں، مگر خیانت اور جھوٹ یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں، مومن کو ان سے دور رہنا بہت ضروری ہے۔

ایک دفعہ رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا گیا: کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا گیا: کیا مومن کذاب (جھوٹا) ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ پورا مومن نہیں ہوتا، جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے، اگرچہ سچا ہو۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہلاکت ہے اس

marfat.com

کیلئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس کیلئے ہلاکت ہے! اس کیلئے ہلاکت ہے!

آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا کہ بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے، اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلہ سے بھی زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے، جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔

عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے بلایا کہ میرے پاس آؤ تمہیں کچھ دوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: کھجور۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔

آپ کا فرمان عالی شان ہے کہ جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ جھوٹ بولنے سے روزی میں کمی آجاتی ہے۔

ایک حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجارت کرنے والے فاجر ہوتے ہیں، مراد یہ کہ عموماً ایسے ہوتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ کیا بیع حرام ہے؟ فرمایا: نہیں حرام تو نہیں، بلکہ حلال ہے لیکن یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور گنہگار ہوتے چلے جاتے ہیں اور بات بات پر غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار میں نے خواب میں عجیب چیز دیکھی۔ ایک شخص نے مجھے اٹھنے کے لیے کہا، میں اٹھ کھڑا ہوا، دیکھا کہ سامنے دو آدمی ہیں جن میں سے ایک بیٹھا ہوا ہے، دوسرا کھڑا ہے اور مؤخر الذکر (بعد والا) اس بیٹھے ہوئے شخص کے منہ میں لوہے کا ایک ٹیڑھا اور خمیر سا ہتھیار ڈال کر اس کے گلے کو کھینچتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ہتھیار اس کے کلوں میں پیوست ہو جاتا ہے۔ پھر اسی طریقے سے دوسری جانب سے کھینچتا ہے اور پہلا کلا پھر اپنی جگہ پر آجاتا ہے۔ پس وہ مرد مسلسل اور بار بار اسی طرح اس کے درپے آزار تھا، آخر میں نے سوال کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ جس کے لیے اتنی شدید اذیت اسے پہنچائی جارہی ہے؟ تب مجھے بتایا گیا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے کا عادی تھا اور اسے عذاب دیا جارہا ہے اور یہ سلسلہ اس کی قبر سے لے کر قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ وہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض اوقات وہ ایسی بات بتاتے ہیں جو درست ثابت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ درست بات جنات کی طرف سے ہوتی ہے جسے وہ کاہن کے کان میں ڈال دیتے ہیں۔ جیسے ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں آواز پہنچا دیتا ہے اور پھر کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملالیا کرتا ہے۔

فرمان نبوی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا، نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا، بلکہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ وہ تین آدمی بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر ہیں۔

ایک بار رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ یونہی فرمایا، ہم نے عرض کیا: ہاں، کیوں نہیں

marfat.com

یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، اٹھ بیٹھے اور فرمایا سنو! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ آپ نے کئی بار یہ بات فرمائی۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں بیوقوف لوگوں کی سرداری سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرے کچھ عرصے بعد حکام ہوں گے جو جھوٹ پر بھی ان کی تصدیق کرے اور ظلم پر بھی ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں، وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آسکیں گے۔ جو ان کے پاس نہ جائیں، جھوٹ پر ان کی تصدیق نہ کریں اور ظلم پر ان کی مدد نہ کریں تو ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہی لوگ ہیں جو حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ایک سچائی کا لفظ منہ سے نکالتا ہے اور اس کی قدر و قیمت نہیں جانتا تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک کی رضامندی لکھ دیتا ہے۔ ایک آدمی جھوٹا لفظ منہ سے نکالتا ہے اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتا تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے لیے ملاقات کے دن تک کے لیے ناراضگی لکھ دیتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میرے دل کو نفاق اور نفس کو برائی سے اور زبان کو جھوٹ سے محفوظ رکھ۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے: اگر تم میری چھ باتوں پر عمل کرلو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا: وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ایک یہ کہ جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ دوسری یہ کہ وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو۔ تیسری یہ کہ امانت میں خیانت نہ کرو۔ چوتھی یہ کہ بری نگاہ سے کسی کو نہ دیکھو۔ پانچویں یہ کہ کسی کو تکلیف نہ دو۔ چھٹی یہ کہ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔

تین صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے

(۱) جنگ کی صورت میں، کیونکہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے۔ اسی طرح ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو تو اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔

(۲) یہ ہے کہ مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان میں صلح کرانا چاہتا ہے۔ مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا تھا، یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے سامنے بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہوجائے اور صلح ہوجائے۔

(۳) یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو خوش کرنے کیلئے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے۔

کتاب و سنت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بہت برا گناہ ہے، جو انسان کو خدا اور اس کے رسول سے بہت دور کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین و دنیا کے لیے جھوٹ سراسر نقصان اور خسارے کا سودا ہے۔ لہذا ہمیں سوچنا چاہئے کہ یہ زندگی چند روزہ ہے، آخر ایک نہ ایک دن یہاں سے جانا پڑے گا، پھر ہمارے بولے ہوئے جھوٹ ہمارے کسی کام نہ آئیں گے۔ اس لیے آپ زندگی کے جس شعبے میں بھی ہیں، اسے جھوٹ کی آمیزش سے پاک کرلیں اور آئندہ جھوٹ بولنے سے توبہ کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے پکا وعدہ کرلیں کہ زندگی بھر جھوٹ کی راہ اختیار نہیں کریں گے۔

marfat.com

دانش حجاز

سبق آموز اقوال اور ان پر تبصروں پر مشتمل، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی شاندار تحریر

سرِ قوتِ مغرب

قوتِ مغرب نہ از چنگ و رُباب است
نے ز رقصِ دختران بے حجاب است

نے زسحرِ ساحرانِ لالہ رواست
نے زعریاں ساق و نے ز قطعِ مواست

محکمی او نہ از لا دینی است
نے فروغش از خطِ لاطینی است

قوتِ افرنگ از علم و فن است
از ہمیں آتش چراغش روشن است

حکمت از قطع و بریدِ جامہ نیست
مانعِ علم و ہنر عمامہ نیست

ترجمہ: **قوت مغرب کا راز**

مغرب کی قوت چنگ ورباب سے نہیں، نہ بیٹیوں کے ننگے ناچنے کی وجہ سے ہے، نہ حسین جادو گروں کے جادو کی وجہ سے، نہ ننگی پنڈلیوں اور بال کاٹنے کی وجہ سے، ان کی مضبوطی بے دینی کی وجہ سے ہے اور نہ لاطینی رسم الخط کی وجہ سے۔ مغرب کی قوت علم و فن کی وجہ سے ہے، اسی آگ سے ان کا چراغ روشن ہے، علم و حکمت کپڑوں کی کانٹ تراش سے نہیں آتے اور عمامہ علم و ہنر کے لئے رکاوٹ نہیں ہے۔

تبصرہ

علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عہد قریب کے عظیم اسلامی مفکر ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو عشق رسول، حق شناسی، غیرت ایمانی، خود آگاہی اور اُمتِ مسلمہ کے درد کی دولت سے نوازا تھا۔ مومنانہ بصیرت اور فراست سے بھی انہیں وافر حصہ ملا تھا، جس کا وہ بار بار اظہار کرتے ہیں۔ دعائیہ لہجے میں کہتے ہیں۔۔۔۔ میرا نورِ بصیرت عام کردے۔۔۔۔ دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلادے۔۔۔۔ اور کہیں اُمتِ مسلمہ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔۔۔۔ حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے۔۔۔۔

علامہ اقبال میرے پسندیدہ شاعر ہیں، ان کے اشعار مایوسیوں کے گھپ اندھیروں میں روشنی کی کرن ہیں، ان کے افکار میں ہر طرف زندگی ہی زندگی انگڑائیاں لیتی نظر آتی ہے، ان کا مطالعہ انسان کی خوابیدہ امنگوں کو بیدار اور روح کو لذتِ سعی و عمل سے آشنا کرتا ہے۔ وہ امت مسلمہ کو دعوتِ عمل دیتے ہیں۔ اور ان کی شدید خواہش ہے کہ مسلم قوم پھر سے اقوامِ عالم کی قیادت اور

امامت کا منصب سنبھالے۔ میری بھی ہر زندہ ضمیر مسلمان کی طرح یہی تڑپ ہے، اسی مناسبت سے میں علامہ کے مندرجہ بالا اشعار سے اپنی معروضات کا آغاز کررہا ہوں۔

مغرب اس وقت بہت زیادہ ترقی کرچکا ہے، اس کی سیاست، معیشت، دفاع اور خدمت عوام کے ادارے انتہائی مضبوط ہیں۔ امریکہ اور یورپ سائنسی علوم اور جدید ٹیکنالوجی کے زور پر کہکشاؤں کے اندھیرے غاروں میں جھانک رہے ہیں، زمین میں چھپے خزانوں کی تصویریں لے رہے ہیں، اور ہواؤں کا رخ بدلنے کے دعوے کررہے ہیں۔ ایک طرف ایسے کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیار تیار کرچکے ہیں جو ایک لمحہ میں کائناتِ ارضی کو تہ وبالا کردیں اور دوسری طرف کلونڈ انسان تخلیق کررہے ہیں، لیکن ابھی ان کے ذوقِ جستجو اور جذبہء تحقیق میں کمی نہیں آئی، بلکہ

؎ درد بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کے مصداق وہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے کرتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے جارہے ہیں۔

اور ادھر مشرق میں جہاں وقت کسی بیمار اور لاغر شخص کی طرح لمحوں کا سفر صدیوں میں طے کرتا ہے، ابھی یہ بحث نتیجہ خیز نہیں ہوسکی کہ مغرب کی ترقی کا راز اور قوت کے اسباب کیا ہیں؟

ہر لال بجھکوا اپنی دہقانی دانش کا اظہار کررہا ہے۔ حکمران طبقہ، مغرب زدہ بیورو کریٹس، اور دانشور جن کا ذرائع ابلاغ پر قبضہ ہے، عوام کو یہی بتاتے آرہے ہیں کہ مغرب میں مخلوط معاشرت ہے، پینے پلانے کا کلچر ہے، کتے پالنے کا شوق ہے، ناچ گانا، کم لباسی اور بے حیائی ہے، اور یہی مغرب میں قوت کے سرچشمہ ہیں۔ ہمارے ہاں ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اسلام اور مولوی ہیں، انہوں نے ان چیزوں پر پابندی لگا رکھی ہے، یہاں عورت کو پردہ کرنا پڑتا ہے، مرد کو پگڑی باندھنا پڑتی ہے، مولوی کہتا ہے چودہ سو سال پہلے کی تہذیب اپناؤ، اس ترقی یافتہ دور میں قرآن پڑھو، مسجد میں جاؤ اور سجدے کرو (اکبر کے خلاف تو ان دانشوروں نے اس جرم کی پاداش میں تھانے میں رپٹ بھی لکھوادی تھی)، اب بھلا اس گھٹن کے ماحول میں ترقی کریں تو کیسے؟

ان روغن خیال دانشوروں سے عرض ہے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ مردوں کو شلوار قمیص کی جگہ پینٹ پتلون اور ٹی شرٹ میں جکڑ اور عورتوں کو بے حجاب اور نیم عریاں کرکے ہم مہذب بن سکتے ہیں اور ترقی کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں، تو یہ ایسی حماقت ہے جس سے ایک مرتبہ مُلا نصیر الدین کا واسطہ پڑا تھا۔

ہوا یوں کہ مُلا نصیر الدین گھومتے پھرتے کسی گاؤں میں چلے گئے۔ ان کے جبہ ودستار دیکھ کر گاؤں کے لوگوں نے انہیں کوئی بڑا عالم دین سمجھ لیا، اور ان سے مسجد میں وعظ کہنے کی فرمائش کردی۔ مُلا صاحب نے خداداد ذہانت کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ مرحلہ تو کسی طرح سر کرلیا۔ لیکن اب ایک نئی مشکل آن کھڑی ہوئی، خطبے کے بعد سامعین میں سے ایک دیہاتی نے اپنی جیب سے عربی میں لکھا ہوا ایک خط نکالا اور انسے اس کا مطلب بتانے کو کہا۔ مُلا صاحب نے خط پہ ایک نگاہ ڈال کر دیہاتی سے کہا کہ وہ یہ خط نہیں پڑھ سکتے۔ اس پر دیہاتی نے بہت تعجب اور حیرت کا اظہار کیا۔ مُلا صاحب نے کہا: آخر اس میں حیرت کی کونسی بات ہے؟ دیہاتی نے کہا: اتنا بڑا پگڑ تمہارے سر پر ہے اور تم یہ ذرا سا خط بھی نہیں پڑھ سکتے! اس پر مُلا نے اپنا عمامہ اتار کر دیہاتی کے سر پر رکھ دیا اور کہا: لو بھائی! اگر خط پگڑ سے پڑھا جاتا ہے تو اب تم خود اسے پڑھ لو۔

لطف کی بات یہ ہے کہ صدیوں بعد ملا نصیر الدین

marfat.com

کے اپنے دیس ترکی میں یہ لطیفہ حقیقت بن گیا۔ جدید ترکی کے بانی کمال اتاترک نے اپنے ملک میں مردوں اور عورتوں کو جبراً مغربی لباس پہنادیا، مساجد اور مدارس کو بند کر دیا، عربی رسم الخط کو انگریزی سے بدل دیا، اور اسلام کی بجائے سیکولرازم کو ترکی کا بنیادی نظریہ قرار دے دیا اور یہ سمجھا کہ علوم و فنون میں مسلسل تحقیق اور جدو جہد سے مغرب نے جو ترقی کی ہے، ان تبدیلیوں سے ہم پر بھی اس کے دروازے کھل جائیں گے۔ لیکن پون صدی گزرنے کے بھی ان تدبیروں کے نتائج صفر ہیں، ترکی اس وقت خستہ وبدحالی اور مغرب کا مرد بیمار ہے، وہ چوٹی تک قرضے کی دلدل میں ڈوب چکا ہے، وہاں بڑے بڑے محلات اور ہوٹل ہیں، لیکن قوت کے اصل سرچشمہ فولادی صنعت کا نام ونشان نہیں۔

علامہ اقبال نے کئی عشرے پہلے دیکھ لیا تھا کہ یہ حادثہ ہو گا۔ مغرب کے کرتادھرتا مسلمانوں کو جدید تہذیب کی خوبیوں سے دور رکھیں گے اور تہذیب کے نام پر ان خرابیوں میں مبتلا کر دیں گے، جن کا وہ شکار ہیں، اور مسلمان اس دامِ ہمرنگِ زمیں میں آسانی سے پھنس جائیں گے۔ علامہ اس سازش سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں ۔

جہاں قمار نہیں زن تنک لباس نہیں
جہاں حرام بتاتے ہیں شغلِ مے خواری
نظر ورانِ فرنگی کا ہے یہی فتویٰ
وہ سرزمین مدنیت سے ہے ابھی عاری

آج ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلم دینا میں مغرب کا یہ ایجنڈا ''این جی اوز'' اور ''اقوام متحدہ'' کے زیر سایہ تکمیل کے مراحل طے کر رہا ہے۔ جو مسلمان مغرب میں بس گئے ہیں وہ بھی اپنے ممالک جاتے ہیں تو ان کی خوبیاں نہیں خرابیاں ہی لے کر جاتے ہیں، وہ اہل مغرب سے سائنسی علوم تو نہیں سیکھ سکے ہاں سیکس کے معاملات میں خوب استفادہ کیا ہے۔ ڈالرز اور پاؤنڈز نے امریکنز اور ویسٹرنز میں وہ بدمستی اور اخلاقی پستی پیدا نہیں کی جو ایسٹرنز بالخصوص مسلم قوم کے حصے میں آئی ہے۔

زیرِ تبصرہ اشعار میں علامہ اقبال نے مغرب کی ذہنی غلامی اور مرعوبیت میں مبتلا افراد کی غلط فہمی کو دور کیا ہے، اور مسلمانوں کو بتایا ہے کہ اہل مغرب کی ترقی کا راز ان کی بے حجاب اور بے حیا تہذب نہیں بلکہ علم وہنر میں ان کی بے پناہ اور مسلسل جدوجہد ہے۔

لہٰذا مسلمان، مغرب سے انسانیت کے لئے فائدہ مند علوم و فنون ضرور سیکھیں لیکن ان کی مادر پدر آزاد تہذیب کی بھونڈی نقالی نہ کریں، ورنہ یہ حماقت مسلم معاشرہ کی اخلاقی بنیادوں کو کھوکھلا کر دے گی۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک ہے کہ

''حکمت مومن کی میراث ہے، وہ جہاں بھی ملے حاصل کرو۔''

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
''العِلمُ سَلاحِی.'' یعنی ''علم میرا اسلحہ ہے۔''

لیکن بدقسمتی سے مسلمان اس وقت علم کا راستہ چھوڑ چکے ہیں، وہ خطے جہاں مسلمان آباد ہیں شرح خواندگی میں سب سے پیچھے ہیں، مسلم سوسائٹی میں علم اور اہل علم کی کوئی قدر نہیں، یہاں گریڈ، سکیل، گاڑی، بنگلہ، پیسہ، جاگیر، ٹائی سوٹ، رینک، اور کلف زدہ کپڑے معیار عزت ہیں۔

مسلم ممالک میں بادشاہوں کے محلات تو ہیں لیکن طلباء کے لیے جامعات نہیں ہیں، پوری مسلم دنیا میں اتنی یونیورسٹیاں نہیں جتنی صرف جاپان میں ہیں، پیغمبر اسلام ﷺ نے جو انقلاب برپا کیا وہ بنیادی طور پر تعلیمی انقلاب برپا کیا، وہ بنیادی طور پر تعلیمی انقلاب تھا۔ جب

marfat.com

آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو پورے عرب میں چند ایک آدمی خواندہ تھے، لیکن جب آپ کا وصال ہوا تو مسلم قوم سو فیصد خواندہ تھی۔ قرآن اور صاحب قرآن نے مسلمان میں تحقیق و جستجو کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ چند صدیوں میں جہالت میں ڈوبی ہوئی دنیا سائنسدانوں، محققوں، اور موجدوں کی دنیا بن گئی۔ امت مسلمہ نے ایسے سپوت پیدا کیے جنہوں نے اپنی تحقیقات سے اطراف عالم میں تہلکہ مچادیا۔

علامہ نے آخری شعر میں یہ بھی بتایا کہ پینٹ، پتلون، اور چست لباس پہن لینے، اور یورپین لہجے میں انگلش بول سے آدمی عالم اور دانا نہیں بن جاتا، اور ڈھیلا ڈالا لباس، خواتین کے سینوں پر لٹکتی چادریں اور عمامہ علم و حکمت کے حصول میں رکاوٹ نہیں ہیں۔ علم تو سچے جذبے، جہد وریاضت، اور رتجگوں سے آتا ہے، لباس کی کوئی قید نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''عمامہ مسلم قوم کا وقار اور اشعار ہے۔''

تاریخ کی گواہی یہی ہے کہ جیسے جیسے ہم عمامہ سے دور ہوتے گئے، وقار اور عزت ہم سے منہ موڑتے چلے گئے ہیں۔ ضمیر جعفری مرحوم کیا خوب کہہ گئے ہیں۔

کچھ ہنر، کچھ سعی و کاوش اے نورِ نظر
صرف اک پتلون کس لینے سے کام بن جاتا نہیں

اللہ تعالیٰ نے بڑی فیاضی کے ساتھ ہمیں قدرتی وسائل عطا کئے ہیں، لیکن جہالت اور بے علمی کی وجہ سے ہم ان سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ اندازہ لگائیں کہ مسلمان دنیا کی آبادی کا 22% ہیں لیکن وسائل میں ان کا حصہ 25% ہے، تیل کے 70% ذخائر مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ بایں ہمہ دنیا کی مجموعی پیداوار میں مسلمانوں کا حصہ صرف 4.5% ہے۔ مسلم ممالک 700 بلین ڈالرز کے مقروض ہیں۔ دنیا کے 170 ممالک میں سے صرف 16 اسلامی ملک ہیں جو انسانی وسائل کی ترقی کے لحاظ سے نسبتاً بہتر مقام رکھتے ہیں، یہ ممالک بھی کم آبادی والے ہیں، ان کی کل آبادی مسلم آبادی کا 2.6% ہے۔ بقایا 97.4% مسلم آبادی غربت کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔

مسلمان بہترین قوم ہیں، عددی طور پر بھی بھاری بھر کم، سرفروشوں کی بھی کمی نہیں، لیکن چند لاکھ یہودی ہمیں پوری دنیا میں ہانکتے اور ذبح کرتے پھر رہے ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ یہی نا کہ ہمارے پاس علم اور جدید ٹیکنالوجی نہیں ہے۔ آج طاقت ''تلوار'' نہیں ٹیکنالوجی ہے، ''سنان'' نہیں سائنس ہے، میدان جنگ نہیں لیبارٹری ہے، دلائل نہیں میزائل ہیں۔ علامہ اقبال کی نگاہ میں ہماری اس پستی اور کمزوری کا علاج علم و فن میں ترقی کے ذریعے ممکن ہے۔ اگر اب بھی ہم نے یہ راستہ نہ اپنایا تو نتائج بڑے بھیانک اور روح فرسا ہوں گے۔

پیغام:

امتِ مسلمہ کے نوجوانو۔۔۔ اب خوابِ غفلت سے جاگو۔۔۔ بہت سو لیا۔۔۔ بہت خوار ہو لیا۔۔۔ اب امت کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔۔۔ اٹھو اور ماضی کی یاد تازہ کردو۔۔۔ ایک ہاتھ میں قرآن کی شمع اور دوسرے ہاتھ میں سائنس کی تلوار لیکر اٹھو اور چین سے نہ بیٹھو۔۔۔ تا آنکہ سمندر پھر اپنے رخ پہ بہنے لگیں اور سورج پھر افق سے طلوع ہونے لگے۔۔۔ مگر ایک بات یاد رکھنا مسلمان کیلئے سائنس اور ٹیکنالوجی قرآن کے بغیر بیکار ہے۔۔۔ سائنس اور ٹیکنالوجی تو اہل یورپ کے پاس بھی ہے۔۔۔ تمہاری برتری اسی وقت ثابت ہو گی اور تمہیں قیادت اور سیادت اسی وقت ملے گی جب تمہارے پاس سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ انسانیت کی ہدایت اور فلاح کے لیے قرآن کا جامع نظام بھی ہو گا۔۔۔!!!

marfat.com

15۔ مسجد میں دوڑنے، چلانے اور قبلہ کی طرف ٹانگیں کرنے سے بچو 16۔ زیادہ نمازیں مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کرو 17۔ ہر مسلمان کو مسجد میں آنے کی اجازت دو 18۔ جمعہ ہمیشہ مرکزی اور صحیح العقیدہ لوگوں کی مسجد میں ادا کرو 19۔ مسجد میں چھوٹے بچوں کو لے کر جانا درست نہیں، بلکہ جوان بچوں کو ساتھ لے جاؤ 20۔ اگر ممکن ہو تو مسجد کی صفائی میں مدد کرو 21۔ ادائیگی جمعہ اور مذہبی پروگراموں کیلئے عورتیں باپردہ جگہ میں بیٹھ کر شرکت کریں 22۔ اگر وقت اجازت دے تو وہاں قضا نمازیں پڑھیں 23۔ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھیں 24۔ مسجد سے نکلتے وقت یہ مبارک الفاظ پڑھو:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئلُکَ مِن فَضلِکَ وَرَحمَتِک."

"اے اللہ میں تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔"

....

at any suitable place 15. Avoid running, screaming and spreading your legs, especially in the direction of the Qiblah 16. Try to say as many prayers in the mosque with the jamaat, as possible 17. Allow permission for every Muslim to enter the mosque 18. Always say jummah prayer in the central mosque if sunnis 19. Parents should avoid bringing very young children (infants) to the mosque. 20. Help to clean the mosque if possible 21. Women should attend the religious programmes (function) and say jummah prayers in the mosque if possible 22. If you have plenty of time then you should read any remaining (Qazaa) prayers 23. Put your left foot out first when you leave the Mosque 24. When you leave the Mosque you must read there holy words:

"Alla humma inni as-aluka minn fadlka wa rah-matiq"

"Oh Allah I Beg of you from your bouty."

....

marfat.com

The Rules of Mosque

1. Enter the mosque with a clean body and clean clothes 2. Make the intention of e'tekaaf before entering 3. Say these holy words when you enter the mosque:

"Alla Hummaftah li abwaaba rahmatiq."

Oh Allah open the doors of your mercy for me.

4. Always take your shoes off before entering the mosque 5. Place your right foot inside first 6. Read Taheiya -tul-masjid nafil prayer if the time is not makruh 7. Say Assalamu-alaikum when no body is reading the Holy Quraan or Praying 8. In the mosque you may only worship Allah 9. In the mosque you may only learn and teach the teaching of Islam and the quraan 10. Sleeping or eating is not usually allowed in the mosque except for travelers and mu'taqif 11. Always avoid talking about worldly affairs, back biting, swearing and misb having in the mosque 12. Always avoid attending the mosque after smoking or eating garlic or any other thing with a bad odour 13. Avoid coughing, burping and yawning in the mosque if possible

14. You can say prayer to worship Allah

مسجد کے آداب

1۔ پاک بدن ولباس کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں 2۔ داخل ہونے سے قبل اعتکاف کی نیت کرو 3۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی یہ مبارک الفاظ پڑھو:

" اَللّٰھُمَّ افتح لِی اَبوَابَ رَحمَتِکَ."

"اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

4. داخل ہونے سے پہلے جوتے اتارو 5۔ دایاں قدم پہلے اندر رکھو 6۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد پڑھو 7۔ اگر کوئی آدمی قرآن یا نماز نہ پڑھ رہا ہو تو سلام کہو 8۔ مسجد میں صرف عبادت کرو 9۔ مسجد میں صرف قرآن اور دین اسلام سیکھو یا سکھاؤ 10۔ مسجد میں سونا، کھانا، ماسوائے مسافر اور معتکف کے جائز نہیں 11۔ ہمیشہ دنیاوی باتوں، غیبت، گالی گلوچ، دوڑنے، اونچا بولنے اور معیوب کاموں سے بچو 12۔ سگریٹ پی کر، لہسن یا بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے سے پرہیز کرو 13۔ اگر ممکن ہو تو کھانسی، ڈکار اور جماہی سے بچو 14۔ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جاؤ

marfat.com

The Rules of Bathing (Ghusal)

1. Bath (Ghusal) indoors 2. wash both of your hands including the wrists 3. Do Istanja (wash your private parts with water) 4. complete the wudhu except for washing your feet 5. Gargle and wash your nostrils thoroughly three times 6. Pour water over your right shoulder three times 7. Pour water over your left shohulder three times 8. wash your head three times 9. Use soap or shampoo and rub your body aswell as possible 10. pour water over the whole body 11. At last wash your feet 12. if you want to, you can relax in the bath

غسل کے آداب

1۔ باپردہ جگہ پر غسل کرو 2۔ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوؤ 3۔ پانی سے استنجا کرو 4۔ پاؤں دھونے کے سوا پورا وضو کرو 5۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرو لیکن روزہ کی حالت میں یہ کام احتیاط سے کرو 6۔ دائیں کندھے پر تین بار پانی ڈالو 7۔ بائیں کندھے پر تین بار پانی ڈالو 8۔ تین بار سر پر پانی ڈالو 9۔ بدن کو صابن یا شیمپو سے مَل مَل کر دھوؤ 10۔ سارے بدن پر پانی بہاؤ 11۔ آخر میں پاؤں دھوؤ 12۔ ضرورت کے تحت باتھ میں آرام کے لیے بیٹھ سکتے ہو!

The Rules for Reading the Quraan

1. Always do wudhu before reading the Holy Quraan 2. Sit in a clean place 3. Put the Holy Quran on a support or on a pillow 4. Sit facing in the direction of the Qiblah 5. Cover your head with a hat or a handkerchief 6. Read Tawuz (seek Allah's protection from shai'tan) and Tasmiah (Allah's the name the Beneficent the Merciful) 7. Read the Holy Quraan slowly 8. Read the holy Quraan in the proper manner (with Tajweed) 9. Think of the meaning of the holy words 10. Read the Quran on a daily basis 11. Do Sajdah when you're read or hear a verse of sajdah 12. During recitation of the Quraan, refrain from worldly talk 13. Full respect or the Quraan is always essential.

تلاوت قرآن کے آداب

1۔ ہمیشہ قرآن پڑھنے سے پہلے وضو کرو 2۔ قرآن پاک پڑھتے وقت پاک جگہ پر بیٹھو 3۔ قرآن کو رئل یا تکیہ پر رکھو 4۔ اگر ممکن ہو تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھو 5۔ سر کو ٹوپی یا رومال سے ڈھانپو 6۔ تلاوت سے قبل ''اعوذ باللہ'' اور ''بسم اللہ'' پڑھو 7۔ قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھو 8۔ قرآن تجوید سے پڑھو 9۔ قرآنی الفاظ کے معانی پر غور کرو 10۔ روزانہ تلاوتِ قرآن حکیم کرو 11۔ آیتِ سجدہ کو پڑھ یا سن کر سجدہ کرو 12۔ دورانِ تلاوت دنیاوی گفتگو سے پرہیز کرو 13۔ قرآن کا ہمیشہ ادب واحترام کرو!

Allah's Name

Mirror of Rules !!!

Written by: Allama Muhammad Dilshad Husain Qadri, Leeds UK
تحریر: صاحبزادہ دلشاد حسین قادری لیڈز UK

The Rules of Ablution (Wudhu)

1. Make an intention of doing ablution 2. Sit on a high and clean place if possible 3 Face the Qiblah if possible 4 Read in the name of allah (Bismillah shareef) 5 Wash your hands including the wrists 6 Gargle three times with water 7 Clean your teeth with miswaak or a tooth-brush or even your index finger 8 Put water into your nostrils and clean them with your left hands little finger 9 Wash your face, from the forehead to the chin and from one ear to the other 10 Do khilaal of your beard 11. Wash your hands including your elbows 12. Every part should be washed three times 13. Begin with your right side first 14. Do Massah of your head 15. Do Massah of your ears 16. Do Khilaal of the fingers of your hands alnd toes 17. Do wudhu continuously with out any break 18. Wash your feet including your ankles 19. Drink some water at the end while standing 20. read kalimah shahaadat and surah qadr at the end of the wudhu (Ablution)!

وضو کے آداب ومسائل

1۔ وضو کی نیت کریں 2۔ بہتر یہ ہے کہ اونچی اور صاف جگہ پر بیٹھیں 3۔ مناسب یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کرلیں 4۔ وضو شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھیں 5۔ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوئیں 6۔ تین بار کلی کریں 7۔ مسواک یا برش سے دانت صاف کریں 8۔ ناک میں پانی ڈال کر اچھی طرح صاف کریں 9۔ اپنے چہرے کو پیشانی سے ٹھوڑی تک ایک کان سے دوسرے کان تک دھوئیں 10۔ داڑھی کا خلال کریں 11۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئیں 12۔ ہر عضو کو تین تین بار دھوئیں 13۔ پہلے دائیں جانب سے دھونا شروع کریں 14۔ پورے سر کا مسح کریں 15۔ کانوں کا مسح کریں 16۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو 17۔ متواتر وضو کرو 18۔ دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوؤ 19۔ آخر میں تھوڑا سا پانی کھڑے ہو کر پیئو 20۔ آخر میں کلمہ شہادت اور سورۃ قدر پڑھو!

marfat.com

خبر نامہ

حکومت نے ناموس رسالت میں ترمیم کی تو اسلام آباد کا گھیراؤ کریں گے: پیر محمد افضل قادری کی وہاڑی میں پریس کانفرنس

پریس کانفرنس کے بعد جامعہ انوار غوثیہ سعیدیہ وہاڑی میں ''تحفظ ناموس رسالت کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے وارننگ دی کہ اگر حکومت نے ناموس رسالت ایکٹ میں ترمیم کی تو عالمی تنظیم اہل سنت صدر ہاوس اسلام آباد کے سامنے فیصلہ کن دھرنا دے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم ایم اے نے نظام مصطفیٰ پر وردی کو ترجیح دی ہے، جو کہ ایک غلط فیصلہ ہے۔

جو شخص نعلین پاک بازیاب کرائے گا عالمی تنظیم اہل سنت اسے 10 لاکھ روپے انعام دے گی

علم و تربیت کی کمی امت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، خانقاہوں و دینی مدارس کا معیار بلند کر کے اس کا تدارک کیا جائے

جس قوم میں فحاشی حد سے بڑھ جائے اس میں جائز اور ناجائز کا تصور ختم ہو جاتا ہے: پیر محمد افضل قادری

پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت کا داتا دربار لاہور، ہری پور ہزارہ، ماچھی وال وہاڑی، فتح جنگ، راولپنڈی، ساہوکے ورکاں گوجرانوالہ، بکن شریف منڈی بہاوالدین، لالہ موسی، فیصل آباد اور دیگر مقامات پر اہلسنت کے بڑے بڑے عظیم الشان اجتماعوں سے خطابات

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر سالانہ ''یوم نعلین پاک'' کے سلسلہ میں منعقدہ عظیم الشان جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا جو بھی میرے آقا محمد ﷺ کا چوری شدہ نعلین پاک برآمد کرائے گا، اسے ہم 10 لاکھ روپے نقد انعام دیں گے۔ مدرسہ تدریس القران ساہوکے ورکاں میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے مدارس پر سب سے زیادہ توجہ دیں۔

''عالمی تنظیم اہل سنت'' نے نظام مصطفیٰ کی دعوت، ناموس رسالت ایکٹ کی حفاظت، والدہ رسول کی قبر مبارک، نعلین پاک، مسئلہ عراق، اور دیگر تحریکوں میں کلیدی کردار ادا کیا ہے: صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری

عالمی تنظیم اہل سنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری نے اپنے خطاب میں عالمی تنظیم اہل سنت کی کارکردگی رپوٹ پیش کی، انہوں نے کہا کہ عالمی تنظیم اہل سنت وہ واحد تنظیم ہے جس نے نظام مصطفیٰ کی دعوت، ختم نبوت، ناموس رسالت ایکٹ، تحریک سانحہ ابواء، تحریک آثار رسول، تحریک بازیابی نعلین پاک اور عراق کے مسئلہ میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

marfat.com

باسم القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف وکارکردگی رپورٹ

☆...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ وطالبات کی تعداد 625 ہے، جن کے لئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

☆...... طلبہ وطالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی مساوی ایم اے عربی واسلامیات، شعبہ حفظ قرآن، شعبہ تجوید وقرآت وخطابت وغیرہ کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

☆...... فارغ التحصیل فضلاء وفاضلات دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

☆...... گزشتہ تعلیمی سال میں مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات کی تعداد 357 ہے، جب کہ اس سال کارکردگی مزید بہتر ہے۔

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' و''شریعت کالج طالبات'' کی زیرسرپرستی اندرون ملک وبیرون ملک 200 سے زائد ذیلی شاخیں دین کی شمع روشن کررہی ہیں۔

☆...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات وفتاویٰ کا انتظام موجود ہے۔

☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 40 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ 15 لاکھ روپے تعمیرات پر خرچ کیے گئے ہیں۔

علم دوست اور مخیّرین حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں زکوٰۃ، عطیات، اور صدقات کے ذریعے دل کھول کر تعاون کریں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری

مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly

Awaz-e-Ahlesunnat

Gujrat, Pakistan

URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092-433)521401-2 Fax: 511855

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والدۂ رسول حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی مسماری

حرمین شریفین میں آثار نبوی و آثار آل و اصحاب کی مسماری، اور فرقہ وارانہ تبلیغ کے خلاف

دنیا بھر میں سالانہ

یوم سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

8 نومبر 2004ء بروز سوموار
متوقع 24 رمضان المبارک

اندرون و بیرون ملک ہر جگہ ”سیدہ آمنہ سیمنار اور کانفرنسیں“ ہوں گی۔

عالمی تنظیم اہل سنت کا مرکزی ”سیدہ آمنہ سیمنار“ راولپنڈی میں ہوگا، سعودی سفارت خانہ اور اسلامی ممالک کے سفارتخانوں میں یادداشت پیش کی جائے گی۔

الداعی الی الخیر:
پیر محمد افضل قادری، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت

Ph: 0433-521401-02 Fax: 511855
E-mail: atas@ahlesunnat.info
URL. Www.ahlesunnat.info

باسم القادر

اعلان داخلہ

تعلیم، طعام، اور رہائش فری ہوگی!!!

جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد شریف گجرات میں طلبہ کیلئے 8 سالہ جدید درس نظامی مساوی ایم اے عربی و اسلامیات اور دو سالہ قاری خطیب کورس کیلئے داخلہ دم حال سے 15 شوال 1425ھ تک جاری ہے۔

طلباء اور طالبات کے شعبوں میں جدید ترین کمپیوٹرز کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے

نوٹ: شریعت کالج طالبات میں داخلہ ہر سال جون جولائی میں ہوتا ہے۔ البتہ ذیلی شاخ ”جامعہ اہل سنت خواتین“ محلہ سردار پورہ گلی: 2 گجرات میں تمام شعبہ جات کیلئے مقامی طالبات کا داخلہ جاری ہے۔

جامعہ کی ذیلی شاخ ”جامعہ سیدنا علی“ کچہری چوک گجرات میں بھی ”قاری خطیب کورس“ کا داخلہ جاری ہے۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات نیک آباد (مرڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

marfat.com